لجنہ اماء اللہ کینیڈا

النساء

جنوری تا اپریل 2020ء • شمارہ نمبر 1 - جلد # 32

یگانگتِ

خلافت

دَر مدَح مظہرِ قُدرتِ ثانیہ

گنے قدرتِ ثانیہ کے کرشمے
کسی میں یہ طاقت کہاں اللہ! اللہ!
جھکے منکرینِ خلافت بھی کیسے
یہ تھا نورِ دیں کا نشاں اللہ! اللہ!
ستائیس ہے دن خلافت کا ٹھہرا
گواہ اس پہ ہے سب جہاں اللہ! اللہ!

مکرم راجہ نذیر احمد صاحب

تجھ کو خدا نے چن لیا نورِ ہدایت کے لئے
اب تجھ سے بہتر کون ہے امر خلافت کے لئے
ہے مصلح موعود تو اللہ کا محمود تُو
فضل عمر تجھ کو کہا حق نے فضیلت کے لئے
تجھ کو اولوالعزمی ملی ، تقویٰ ملا ، عرفاں ملا
تو خود بشیر الدّین ہے آیا بشارت کے لئے

حضرت مولانا ذوالفقار علی خاں صاحبؓ گوہر

پہلی قدرت کی صداقت کا نشاں وہ نافلہ
دوسری قدرت کا مظہر ہو گیا جو تیسرا
ہو کے باطل کے مقابل تو نے اے شیر خدا
مصلح موعودؓ کے نقشِ قدم کو پا لیا
سن پیام اس کا نصیر سُن کے اوروں کا بتا
پیار ہو سب کے لئے نفرت نہیں شیوہ تیرا

مکرم الحاج شیخ نصیر الدین احمد صاحب

سَلام اُس پر کہ جو ہَے مَہبطِ اَنوارِ یزدانی
ہُوئی ہے جس سے چوتھی بار ظاہر قدرتِ ثانی
سَلا م اُس پر بنا جو جانشینِ حضرتِ ناصر
کلامُ اللہ کا جس سے شرف پھر سے ہو گیا ظاہر
سلام اُس میرے آقا پر کہ طاہرؒ نام ہے جس کا
محمد مصطفیٰ کے دیں کی خدمت کام ہے جس کا

مکرم آفتاب احمد بسمل صاحب

خلافت کی امامت کا محافظ رب رحماں ہے
قبا یہ اس نے اب مسرور احمد کو پہنائی ہے
کریں گے ہم اطاعت ان کی ناصر اب دل و جاں سے
خلافت کی اطاعت میں ہی ساری پارسائی ہے

مکرم ظہور احمد ناصر صاحب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

النساء

لجنہ اماء اللہ کینیڈا

مذہبی، علمی و ادبی مجلّہ

جلد# 32۔ جنوری تا اپریل 2020ء۔ شمارہ نمبر 1

نگرانِ اعلیٰ

مکرم و محترم ملک لال خان صاحب

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

زیرِ نگرانی

مکرمہ و محترمہ امتہ السلام ملک صاحبہ

صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

نیشنل سیکرٹری اشاعت

کشور چوہدری صاحبہ

مدیرہ اُردو

فرزانہ سنوری صاحبہ

پروف ریڈرز

امتہ الرفیق ظفر صاحبہ، طاہرہ نسیم صاحبہ، عنبرین منظور صاحبہ

اُردو کمپوزنگ اور تزئین و زیبائش

ناصرہ نسیم صاحبہ، تحمیدہ ولی صاحبہ، صبیحہ حناء صاحبہ

حبیبہ احمد صاحبہ، ہالہ زینب صاحبہ

پبلشر

جیمنگ گرافکس

عنوانات

کلامِ الٰہی، کلامِ رسول ﷺ، کلامِ امام الزماںؑ	1
اداریہ	2
خطبہ جمعہ	3
خلافت ایک نعمتِ مترقبہ	10
خلافت کی اطاعت اور برکات	13
خلافت عافیت کا حصار	15
خلافت کے دم سے سبھی رونقیں۔۔۔۔۔۔	17
آئندہ نسلوں کے مستقبل کی حفاظت اطاعت خلافت میں پنہاں ہے	19
خلافت کی اطاعت اور ایم ٹی اے سے وابستگی	21
خلیفہ کی اتباع میں اپنے گھر کو جنت نما بنانا	22
میری زندگی میں خلافت کی برکات	24
خلافت کی اطاعت کا ذاتی واقعہ	25
رپورٹ مشاعرہ لجنہ اماء اللہ احمدیہ ابوڈ آف پیس	26
میرے پیارے والد محترم	28
معلوماتی صفحہ	29
صفحہ ناصرات	30

النساء میں اشتہار دینے کے لئے

1- ایک پورے صفحہ کا اشتہار: -/ $250

2- آدھے صفحہ کا اشتہار: -/ $150

3- 1/4 صفحہ کا اشتہار: -/ $100

اشتہار ارسال کرنے کیلئے email: ishaat@lajna.ca

کلامِ الٰہی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ (سورہ النساء: آیت 60)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولُوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

(سورہ النساء: آیت 60)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا ۝ (سورہ النساء: آیت 70)

اور جو بھی اللہ کی اور اِس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(سورہ النساء: آیت 70)

کلامِ رسول ﷺ

مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ۔ (مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ)

کہ جس نے میری اطاعت کی، اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی، اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔

(مسلم کتاب الامارۃ)

کلامِ امام الزماں علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اللہ اور اُسکے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدُوں اِس کے اطاعت نہیں ہو سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موٴحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فناشدہ قوم تھی۔ یہ سچ بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرماں برداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔۔۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہونا ہے اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جائے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2 صفحہ 246 تا 248)

اداریہ

ہم خوش نصیب ہیں کہ خلافت کی نعمت ہمیں میسر ہے۔ خلافت کا حصار ایسا عظیم الشان ہے جو ہمیں دنیا کے ہر غم و فکر سے آزاد کر دیتا ہے۔ اس نعمت کا جس قدر بھی ہم شکر ادا کریں وہ کم ہے۔ اس نعمت کی عطا کا تقاضا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک مکمل طور پر خلافت کی سچی مطیع و فرمانبردار ہو۔ خلیفہ وقت کی طرف سے ملنے والی ہر ایک ہدایت کو اپنی اصلاح کے لیئے ایک موتی جان کر اُس کو پانے کی بھرپور کوشش کرنے والی ہو۔

دُنیائے احمدیت ایک سرسبز درخت ہے اور اُسکی ہر شاخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ خلیفہ وقت کی محبت اور اطاعت کے باعث ہی اس پر بہار ہے اور کبھی خزاں اُسے چُھو نہیں سکتی۔ خلافت کی یہ نعمت ہمارے آباؤ اجداد کی انتھک دُعاؤں اور قربانیوں کا وہ پھل ہے جس سے ہم ہر لحظہ فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ ان قربانیوں کا حق ادا کرنے والے ہم تبھی بن سکتے ہیں کہ اگر اُن تمام معاملات میں خلیفہ وقت کی کامل اتباع کریں جن کے لیئے ہمیں خلیفہ وقت ترغیب دلاتے ہیں۔ خلیفہ وقت کا پیار اور مقدس وجود ہر احمدی کے لیے یکساں فکر مند اور دُعا گو رہتا ہے لیکن اگر کوئی شخص خاص طور پر رابطہ رکھتے ہوئے اپنے ہر معاملہ میں راہنمائی حاصل کرنے والا ہو تو اُسکی زندگی برکتوں اور نعمتوں کا نہ ختم ہونے والا خزانہ بن جاتی ہے۔

اس نعمت سے بھرپور فیض پانے کے لیئے خدا تعالیٰ سے محبت بھرا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنا، سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کی سعی کرنا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغامِ ہدایت کو دُنیا تک پہنچانے کی ہر ایک جدوجہد کرنا اور خلفائے احمدیت کی تمام نصائح کو اپنا ہر زِ جان بنالینا ہی ہمارے لیئے باعث عافیت ہے۔ خدا کرے کہ ہم ہر اعتبار سے خلافتِ احمدیت کی اتباع میں آنے والے ہوں۔ آمین۔

اس رسالہ میں شوریٰ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی پہلی تجویز ''اطاعت خلافت'' کے حوالے سے مضامین پیش کیئے گئے ہیں۔ اُمید ہے آپ مستفیض ہونگی اور اپنی قیمتی آراء سے آگاہ فرمائیں گی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

مدیرہ اُردو

رسالہ النساء کے لئے درج ذیل بہنوں کی نگارشات گزشتہ چند ماہ کے عرصہ میں موصول ہوئیں۔ یہ مضامین و قتاً فوقتاً شاملِ اشاعت رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

مضمون	پیشکش	جماعت
خطبہ کی اہمیت	عاصمہ سلیم	ریکسڈیل
عمرہ کی سعادت	عطیہ عارف	ویسٹن ساؤتھ
اُردو زبان سے نئی نسل کی ہم آہنگی	شامہ نرگس	مسی ساگا ساؤتھ
آنحضرت ﷺ کا عشق الٰہی	سعیدہ خانم	سسکاٹون ساؤتھ
پیارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ	فوزیہ قمر	پیس ویلج ویسٹ
الجنۃ تحت اقدام الامھات	امتہ الرفیق	
مذہب میں عورت کی قربانیاں	آنسہ طاہرہ مسعود	بریمپٹن ہارٹ لیک نارتھ
خلافت کی اطاعت کی برکات	راشدہ طاہر	ونڈسر
خلافت ہماری جان ہے	امتہ اشافی	بریمپٹن ویسٹ مبارک حلقہ
خلافت کی اطاعت اور اسکی برکات	غزالہ نواز	بریمپٹن فلاور ٹاؤن
سیر و سیاحت	افشاں نعیم	بریمپٹن ایسٹ
قصص الانبیاء قرآن مجید کی رُو سے	فتیحہ مجید	پیس ویلج ایسٹ
خلافت کی برکات	فوزیہ قمر	پیس ویلج ویسٹ
محسنِ انسانیت	نعیمہ اقبال	بریمپٹن فلاور ٹاؤن
مریم کا مشن حیاب از بائبل	فوزیہ قمر	پیس ویلج ویسٹ
برکاتِ خلافت، ہجرت	طیبہ چیمہ	پیس ویلج ویسٹ
اطاعتِ خلافت اور ایم ٹی اے سے وابستگی	امتہ السلام رفعت	ہملٹن ماؤنٹین
خلافت عافیت کا حصار	حمیرا چوہدری	سسکاٹون نارتھ
خلیفہ کی اتباع میں اپنے گھر کو جنت بنانا	نصرت مرزا، دُرِّ شہوار	مالٹن، ویسٹن نارتھ ویسٹ

تصحیح

گزشتہ سہ ماہی رسالہ ستمبر تا دسمبر 2019ء میں درج ذیل کتابت کی سہو ہیں۔ براہِ مہربانی نوٹ فرمالیں۔ جزاکم اللہ۔

◊ صفحہ نمبر 17 پیرا گراف نمبر 2 میں غلطی سے سورۃ العصر کی بجائے سورۃ النصر درج ہو گیا ہے۔

◊ صفحہ نمبر 14 پر پیرا گراف نمبر 5 میں ۔۔۔ دوزخ کے 19 حروف ہیں درج ہو گیا ہے جبکہ صحیح لفظ ''دوزخ کے 19 داروغے ہیں۔۔۔'' ہے۔

رسالہ النساء کے لئے اپنی تحریرات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھجوائیں۔ ishaat@lajna.ca

خطبہ جمعہ

خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لئے ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے

قومی اور روحانی زندگی کے جاری رکھنے کے لئے مومنین کے لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں۔

جو خلافت سے وابستہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے حکموں پر عمل کرتے رہیں گے، اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے، تزکیہ نفس اور تزکیہ اموال کرتے رہیں گے، اطاعت میں اعلیٰ معیار قائم کرتے رہیں گے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 مئی 2019ء بمطابق ہجرت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت المبارک، اسلام آباد۔ یوکے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ (سورۃ النور: 52 تا 58)

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں سورۂ نور کی آیات ہیں اور 'آیتِ استخلاف' یعنی وہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں میں خلافت کا سلسلہ جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے، اس آیت سے پہلے کی بھی آیات ہیں اور بعد کی بھی آیات اور ان تمام آیات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت اور حکموں پر عمل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اگر یہ ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ خلافت کا انعام دینے کا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ خوف کی حالت کو امن میں بدلے گا اور دشمنوں کو ان کے انجام تک پہنچائے گا۔ ان آیات کا ترجمہ یوں ہے کہ

مومنوں کا جواب جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں یہ ہوا کرتا ہے کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا اور ہم نے اطاعت کی اور وہی لوگ کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تُو ان کو حکم دے تو وہ فوراً گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے۔ کہو قسمیں نہ کھاؤ۔ ہمارا حکم تو تمہیں صرف ایسی اطاعت کا ہے جو معروف اطاعت ہے جو عرفِ عام میں اطاعت سمجھی جاتی ہے۔ اللہ اس سے جو تم کرتے ہو یقیناً خبردار ہے۔ تو کہہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پس اگر وہ پھر جائیں تو اس (رسول) پر صرف اس کی ذمہ داری ہے جو اس کے ذمہ لگایا گیا ہے اور تم پر اس کی ذمہ داری ہے جو تمہارے ذمہ لگایا گیا ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو صرف بات کو کھول کر پہنچا دینا ہے۔ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے وہ ان

کے لیے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لیے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیے جائیں گے۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور (اے مخاطب) کبھی خیال نہ کر کہ کفار زمین میں ہمیں اپنی تدبیروں سے عاجز کر دیں گے اور ان کا ٹھکانا تو دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ (ترجمہ از تفسیرِ صغیر)

پس ہر بات اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرما دی کہ تم ہزار دعویٰ کرو کہ تم مومن ہو، ایمان لانے والے ہو لیکن جب تک ہر امتحان اور ہر آزمائش میں ثابت قدم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر شرح صدر اور کامل یقین سے عمل نہیں کرو گے کامیابی نہیں مل سکتی۔ پس حقیقی کامیابی پانے کے لیے اور بامراد ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے کہ کہیں وہ میرا پیارا محبوب خدا میرے کسی عمل سے مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ اور اسی طرح تقویٰ پر قائم ہونا ضروری ہے کہ ہر نیکی اور اعلیٰ اخلاق کو اس لیے کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے۔ جب یہ ہو گا تو پھر کامیابیاں بھی ملیں گی اور اللہ تعالیٰ کی امان بھی حاصل رہے گی۔ اگر ہم جائزہ لیں تو اکثر موقع پر یہ نظر آئے گا کہ اطاعت کے وہ معیار حاصل نہیں کرتے جو ہونے چاہئیں۔ اگر کسی بات پر عمل کر بھی لیں تو بڑی بے دلی سے عمل ہوتا ہے جو مرضی کے خلاف باتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے جو حکم ہیں، ان آیات میں اتنی بار جو اطاعت کا حکم آیا ہے یہ خلافت کے جاری رکھنے کے وعدے کے ساتھ ان آیات میں آیا ہے گویا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے۔ پس خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے بلکہ ایک قومی اور روحانی زندگی کے جاری رکھنے کے لیے مومنین کے لیے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جس نے میرے قائم کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور میری اطاعت کرنے والے نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور اسی طرح میرے امیر کی نافرمانی میری نافرمانی ہے اور میری نافرمانی خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاحکام باب قول اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم حدیث 7137)

تو خلیفۂ وقت کی اطاعت تو عام امیر کی اطاعت سے بہت بڑھ کر ضروری ہے۔ دلی خوشی کے ساتھ کامل اطاعت کے نمونے ہمیں صحابہ کی زندگیوں میں کس طرح نظر آتے ہیں اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ ایک جنگ میں جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کی گئی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی وجہ سے ان کو بدل دیا اور عین جنگ کی حالت میں ان کو بدلا گیا۔ تو بہرحال اس حالت میں خلیفۂ وقت کا حکم آیا کہ اب کمان حضرت ابو عبیدہ کریں گے، ان کو دے دی جائے۔ تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خیال سے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی عمدگی سے کمان کر رہے ہیں ان سے چارج نہیں لیا لیکن حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ آپ فوری طور پر مجھ سے چارج لیں کیونکہ یہ خلیفۂ وقت کا حکم ہے اور میں بغیر کسی شکوے کے یا دل میں کسی قسم کا خیال لائے بغیر کامل اطاعت کے ساتھ آپ کے نیچے کام کروں گا جس طرح آپ کہیں گے۔

(ماخوذ از تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 356-357 سنہ 13ھ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1987ء)

تو یہ اطاعت کا معیار ہے جو ایک مومن کا ہونا چاہیے نہ یہ کہ اگر کوئی فیصلہ خلاف ہو جائے تو شکوہ شروع کر دیں۔ کسی عہدے دار کو ہٹا کر دوسرے کو مقرر کر دیا جائے تو کام کرنا چھوڑ دیں۔ جو ایسا کرتا ہے نہ تو اس میں اطاعت ہے نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے نہ تقویٰ ہے۔

اب مجھے پتا لگا ہے کہ بعض صدران ایسے ہیں جنہوں نے نئے قاعدے کے مطابق، جون میں اپنی ٹرم ختم ہونے سے پہلے اس لیے کام چھوڑ دیا ہے کہ اب ہم کیوں کام کریں۔ کیا یہ صرف اس لیے کام کر رہے تھے کہ ہم نے اب مستقل عہدے دار رہنا ہے؟ انہوں نے جو ذمہ داریاں مئی جون کے مہینے میں نبھانی ہوتی ہیں اس پر توجہ نہیں دے رہے۔ ایک تو ایسی سوچ اپنے دینی کام میں خیانت ہے۔ دوسرے یہ باغیانہ سوچ ہے اور اپنے آپ کو خلافت کی اطاعت کے دائرے سے باہر نکالنے والی بات ہے کیونکہ اب خلیفۂ وقت نے اس قاعدے کو منظور کر لیا ہے کہ صدر کی ٹرم چھ سال ہو گی اس لیے ہم بھی اب پوری طرح دل جمعی سے کام نہیں کریں گے۔ پس ایسے لوگوں کو تقویٰ سے کام لینا چاہیے اور خوفِ خدا کرنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعے پر بیعت اس نکتے پر لی تھی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند۔

(صحیح البخاری کتاب الاحکام باب کیف یبایع الامام الناس؟ حدیث 7199)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہو گی نہ کوئی عذر ہو گا اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امامِ وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ..... حدیث (1851))

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے امامِ وقت کی بیعت کی اور ان جاہلوں میں شامل نہیں ہوئے جو امامِ وقت کے انکاری ہیں۔ لیکن اگر ہمارے عمل اس قبول کرنے کے بعد بھی جہالت والے رہے تو اپنے آپ کو عملاً اس بیعت سے باہر نکالنے والی بات ہو گی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے بھی باہر نکل رہے ہوں گے۔

پس بیعت کے بعد اپنی سوچوں کو درست سمت میں رکھنا اور کامل اطاعت کے نمونے دکھانا انتہائی ضروری ہے۔ زمانے کے امام نے اپنی بیعت میں آنے والوں کے معیار کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ ایک موقعے پر آپؑ نے فرمایا کہ: ”ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا۔ وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے۔ محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔“ یعنی عملی حالت اگر اس تعلیم کے مطابق نہیں تو صرف نام لکھوا کر جماعت میں شامل ہونے والی بات ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اصل میں میری نظر میں تو وہ جماعت میں نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں ”..... اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 439)

اور وہ تعلیم یہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ”فتنہ کی بات نہ کرو۔ شر نہ کرو۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔“ یعنی لغو اور بیہودہ باتوں میں مقابلہ نہ کرو۔ ان باتوں میں مقابلہ نہ کرو کہ اب فلاں عہدے دار بن گیا تو مَیں نے اطاعت نہیں کرنی یا مجھے ہٹایا گیا تو میں نے اطاعت نہیں کرنی۔ فرمایا اور ”جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ۔“ عام معاملات میں بھی، روزمرہ معاملات میں بھی، لڑائی جھگڑوں میں بھی، اگر فضولیات پہ، لغویات پہ کوئی مقابلہ ہوتا بھی ہے، تب بھی صَرفِ نظر کرو بلکہ نہ صرف صَرفِ نظر کرو بلکہ نیکی سے پیش آؤ۔ فرمایا کہ ”شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔“ خوش اخلاقی سے بات کرو۔ نرم زبان استعمال کرو۔ اس کا اچھا نمونہ دکھاؤ۔ ”سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جاوے۔“ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 413)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ بڑی پکّی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تُو حکم دے تو ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے۔ جب حکم دو تو اس پر پورے نہیں اترتے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم زیادہ قسمیں نہ کھاؤ۔ بڑے بڑے وعدے نہ کرو۔ اگر معروف اطاعت کر لو، ایسی اطاعت جو عرفِ عام میں اطاعت سمجھی جاتی ہے تو ہم سمجھیں گے کہ تم نے حکم مان لیا ورنہ صرف منہ کے دعوے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے بھی باخبر ہے اور تمہارے دلوں کی حالت سے بھی باخبر ہے۔ پس عام اطاعت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرو۔ اس کی عبادت بھی سنوار کر کرو۔ آج کل رمضان میں جو توجہ پیدا ہوئی ہے اس کو جاری رکھو اور قائم رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کے بندوں کے حق بھی ادا کرو اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے جو میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ ہر قسم کے فتنے سے بچو۔ ہر قسم کے شر اور لڑائی اور جھگڑے سے بچو۔ اپنے اخلاق عمدہ کرو۔ ایسے اعلیٰ اخلاق ہوں کہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق صاف نظر آنے لگ جائے۔ سچائی پر ہمیشہ قائم رہو۔ غرض کہ تمام قسم کی نیکیاں کرنا ضروری ہے اور یہی معروف اطاعت ہے۔ اسی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اسی بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا ہے اور اپنی جماعت کے افراد کے لیے حکم دیا ہے۔ اور خلافتِ احمدیہ بھی ان باتوں کے کرنے کی طرف ہی توجہ دلاتی رہتی ہے۔ گذشتہ 111 سال ہو گئے خلافت کی طرف سے انہی باتوں کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے اور اسی طرح یہ بھی ہے کہ انتظامی معاملات میں بھی کامل اطاعت کا نمونہ دکھاؤ۔ صرف دینی یا روحانی معاملات میں نہیں۔ جیسا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے دکھایا تھا اور اس جھگڑے میں نہ پڑو کہ یہ بات معروف کے زمرے میں آتی ہے یا نہیں۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کے خلاف کوئی بات ہے تو وہ یقیناً غیر معروف ہے۔ پس یہ جو ہم عہد میں دوہراتے ہیں کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا اس سے ہر ایک اپنی خود ساختہ تشریح معروف فیصلہ کی نہ نکالنے لگ جائے کہ یہ فیصلہ معروف ہے اور یہ نہیں ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے یہ نہیں کہا تھا کہ عین جنگ کے درمیان جب فوجیں آمنے سامنے ہیں اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی حکمت عملی بھی بہت اچھی تھی اور مسلمانوں کو فائدہ بھی ہو رہا تھا اس وقت حضرت عمرؓ کا حکم جو آیا وہ غیر معروف تھا۔ نہیں بلکہ انہوں نے کامل اطاعت کے ساتھ ابوعبیدہؓ کے زیرِ کمان ایک عام کمانڈر کی حیثیت سے، فوجی کی حیثیت سے لڑنے کو ہی برکت سمجھا۔ جو لوگ معروف اور غیر معروف کے الجھاؤ اور چکروں میں پڑ جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ

”ایک اور غلطی ہے وہ اطاعت در معروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں اطاعت نہ کریں گے۔“ لوگ خود ہی فیصلہ کر لیتے ہیں کہ جو ہم معروف نہیں سمجھتے اس لیے اس میں اطاعت نہ کریں۔ آپؓ نے فرمایا کہ ”یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی آیا ہے۔“ جیسا کہ فرمایا۔ ”وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ۔“ اور نہ ہی معروف امور میں تیری نافرمانی کریں گے۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں کہ ”اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنالی ہے۔“ آپؐ کے عیبوں کی یا کمزوریوں کی نعوذ باللہ کوئی فہرست بنائی ہوئی ہے۔ یعنی کوئی ایسی فہرست بنائی ہوئی ہے جن سے یہ پتا چلے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ حکم معروف ہیں اور یہ نعوذ باللہ غیر معروف ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ”اسی طرح حضرت صاحب“ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”نے بھی شرائط

بیعت میں طاعت در معروف لکھا ہے۔ اس میں ایک سِرّ ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 75-76)

اور وہ یہی راز ہے کہ نبی اور خلفاء اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق حکم دیتے ہیں اور جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعے پر اس لفظ کی اس طرح تشریح فرمائی ہے کہ یہ نبی ان باتوں کا حکم دیتا ہے جو خلافِ عقل نہیں ہیں اور ان باتوں سے منع کرتا ہے جن سے عقل بھی منع کرتی ہے اور پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام ٹھہراتا ہے اور اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بیان فرما دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دی۔ تمام اوامر و نواہی، کرنے والی باتیں اور نہ کرنے والی باتیں کھول کر بیان فرما دیں اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی پیروی کریں گے وہی نجات پائیں گے۔ جو ان باتوں پر عمل کریں گے وہی نجات پائیں گے۔ پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ خلافت کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں شریعت اور سنت کے مطابق ہی احکام دیے جاتے ہیں اور دیے جاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ اگر اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے ورنہ اس سے ہٹ کر کوئی نجات کا راستہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا خلافت جاری رہنے کا وعدہ ہے۔ نیک اعمال ان کے ہی نہیں ہیں جو صرف اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دیتے ہیں اور اپنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہیں اور ہر قسم کے شرک سے بچتے ہیں۔ صرف ظاہری شرک نہیں بلکہ دنیاوی خواہشات اور ان کے پیچھے پڑ کر دین کو ثانوی حیثیت دینے کی حالت بھی شرک کی حالت ہے۔ بے شک یہ بہت بڑی نیکیاں ہیں لیکن ساتھ ہی اطاعت جو ہے وہ بہت ضروری ہے۔

پس خلافت کا جو وعدہ ہے اگر اس کے فیض سے صحیح فائدہ اٹھانا ہے تو پھر نہ صرف اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنی ضروری ہے۔ دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے۔ خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کرنی بھی ضروری ہے ورنہ پھر نافرمانوں میں شمار ہو گا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اصل میں تو پھر بیعت سے باہر ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں کی جماعت، خلافت سے وابستہ رہنے والوں کی جماعت نمازوں کو قائم رکھنے والی جماعت ہے۔ نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دینے والی ہے۔ مسجدوں کو آباد کرنے والی ہے اور زکوٰۃ دینے والی ہے۔ اپنے اموال کا تزکیہ کرنے والی ہے۔ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین کی خاطر مالی قربانیاں دینے والی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر حتی الوسع عمل کرنے والی ہے اور جب یہ حالت ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کے لیے اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا رحم ہمیں اپنی رحمانیت اور رحیمیت کی چادر میں لے لے گا تو پھر دشمن کا ہر مکر اس پر الٹا دیا جائے گا اور وہ اپنے بدترین انجام کو پہنچے گا۔ ان شاء اللہ۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لیے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم میں اطاعت کا مادہ ہے۔ کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ کس حد تک ہم اپنی عبادتوں کو سنوار رہے ہیں۔ کس حد تک سنت پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کس حد تک ہماری اطاعت کے معیار ہیں۔ یہ جائزے خود ہمیں اپنے آپ سے لینے چاہئیں۔ اب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بعض باتیں پیش کروں گا جو آپؓ نے مختلف وقتوں میں بیان فرمائیں کہ کس طرح جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی وفات کے بعد ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑا جو ہر ایک کو بے چین کر رہے تھے اور پھر خلافت نے سکون بخشا۔ وہ لوگ جو بعد میں خلافت کی بیعت سے ہٹ گئے اور پیغامی یا غیر مبائع کہلائے ان کا پہلے کیا رویّہ تھا اور پھر خلافتِ ثانیہ کے انتخاب کے بعد کیا رویّہ تھا؟ پہلے اور پھر بعد میں کس قسم کے ان کے خیالات تھے؟ پھر دشمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کس طرح خوش تھا لیکن حضرت خلیفہ اولؓ کے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد کس طرح کھسیاہٹ کا اظہار کیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات کے بعد مخالفینِ احمدیت کو ایک اَور امید پیدا ہوئی کہ اب جماعت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جماعت کو کس طرح سنبھالا اور پھر کس طرح خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدلا؟ یہ چند تاریخی حوالے ہیں جو نوجوانوں اور کم علم والوں کی ایمان میں مضبوطی کے لیے بھی ضروری ہیں یہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور اس لیے بھی ضروری ہیں کہ ہر ایک کو کچھ نہ کچھ تاریخ سے بھی آگاہی ہونی چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت مسلمانوں کی جو حالت تھی وہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت بھی، وصال کے وقت بھی ہمارا یہ حال تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت بھی جماعت کی ذہنی کیفیت وہی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں صحابہؓ کی تھی۔ چنانچہ ہم سب یہی سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابھی وفات نہیں پا سکتے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ کبھی ایک منٹ کے لیے بھی ہمارے دل میں یہ خیال نہیں آیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہو جائیں گے تو کیا ہو گا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت بچہ نہیں تھا بلکہ جوانی کی عمر کو پہنچا ہوا تھا۔ میں مضامین لکھا کرتا تھا۔ میں ایک رسالے کا ایڈیٹر بھی تھا مگر میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی ایک منٹ، بلکہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی میرے دل میں یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت مسیح

موعود علیہ السلام وفات پا جائیں گے حالانکہ آخری سالوں میں متواتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے الہامات ہوئے جن میں آپؑ کی وفات کی خبر ہوتی تھی۔ اور آخری ایام میں تو ان کی کثرت اَور بھی بڑھ گئی تھی مگر باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے الہامات ہوتے رہے ہیں اور باوجود اس کے کہ بعض الہامات وکشوف میں آپؑ کی وفات کے سال اور تاریخ وغیرہ کی بھی تعیین تھی اور باوجود اس کے کہ ہم الوصیت میں پڑھتے تھے، ہم یہی سمجھتے تھے کہ یہ باتیں شاید آج سے دو صدیاں بعد پوری ہوں گی۔ اس لیے اس بات کا خیال بھی دل میں نہیں گزرتا تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا جائیں گے تو کیا ہو گا۔ اور چونکہ ہماری حالت ایسی تھی کہ ہم سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے سامنے فوت ہی نہیں ہوسکتے اس لیے جب واقعہ میں آپؑ کی وفات ہو گئی تو ہمارے لیے باور کرنا مشکل تھا کہ آپؑ فوت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ آپؓ لکھتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جب آپؑ کو غسل دے کر کفن پہنایا گیا تو چونکہ ایسے موقع پر بعض دفعہ ہوا کے جھونکے سے کپڑا ہل جاتا ہے یا بعض دفعہ مونچھیں ہل جاتی ہیں، (بال ہل جاتے ہیں) اس لیے بعض دوست دوڑتے ہوئے آتے اور کہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو زندہ ہیں۔ ہم نے آپؑ کا کپڑا ہلتے دیکھا ہے، یا مونچھوں کے بالوں کو ہلتے دیکھا ہے اور بعض کہتے کہ ہم نے کفن کو ہلتے دیکھا ہے۔

اس کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش کو قادیان لایا گیا تو اسے باغ میں ایک مکان کے اندر رکھ دیا گیا۔ کوئی آٹھ نو بجے کا وقت ہو گا، (یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد کہ وفات کے بعد تو ہم سب کی یہ حالت تھی پھر کہتے ہیں جب نعش قادیان پہنچی ہے آٹھ نو بجے کا وقت ہو گا تو) خواجہ کمال الدین صاحب باغ میں پہنچے اور مجھے علیحدہ لے جا کر کہنے لگے کہ میاں! کچھ سوچا بھی ہے کہ اب حضرت صاحبؑ کی وفات کے بعد کیا ہو گا۔ میں نے کہا کچھ ہونا تو چاہیے مگر یہ کہ کیا ہو اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ وہ کہنے لگے کہ میرے نزدیک ہم سب کو حضرت مولوی صاحب، (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیعت کر لینی چاہیے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت کچھ عمر کے لحاظ سے بھی اور کچھ اس وجہ سے بھی کہ میرا مطالعہ باوجود اس کے کہ مطالعہ کرتا تھا لیکن پھر بھی کم تھا مَیں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ کہیں نہیں لکھا کہ آپؑ کے بعد کسی اَور کی بھی بیعت کر لیں اس لیے حضرت مولوی صاحبؓ کی ہم کیوں بیعت کریں؟ آپؓ لکھتے ہیں گو الوصیت میں اس کا ذکر تھا مگر اس وقت میرا ذہن اس طرف گیا ہی نہیں۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس پر میرے ساتھ بحث شروع کر دی اور کہا کہ اگر اس وقت ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت نہ کی گئی تو ہماری جماعت تباہ ہو جائے گی۔ پھر انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی تو یہی ہوا تھا کہ قوم نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی تھی۔ (یہ بڑی اہم بات ہے کہ اس وقت خواجہ صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قوم نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی تھی اور آپؓ کو خلیفہ تسلیم کر لیا تھا۔ پھر خواجہ صاحب نے کہا کہ) اس لیے اب بھی ہمیں ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لینی چاہیے اور اس منصب کے لیے حضرت مولوی صاحبؓ سے بڑھ کر ہماری جماعت میں اور کوئی شخص نہیں۔ پھر خواجہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو کہا کہ مولوی محمد علی صاحب کی بھی یہی رائے ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تمام جماعت کو مولوی صاحب کی بیعت کرنی چاہیے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ آخر جماعت نے متفقہ طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ لوگوں سے بیعت لیں۔ اس پر باغ میں تمام لوگوں کا اجتماع ہوا اور اس میں حضرت خلیفہ اولؓ نے ایک تقریر کی اور فرمایا کہ مجھے امامت کی کوئی خواہش نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کسی اَور کی بیعت کر لی جائے۔ چنانچہ آپؓ نے، حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آپؓ نے اس سلسلے میں پہلے میرا نام لیا، پھر ہمارے نانا جان میر ناصر نواب صاحبؓ کا نام لیا، پھر ہمارے بہنوئی نواب محمد علی خان صاحبؓ کا نام لیا۔ اسی طرح بعض اَور دوستوں کے نام لیے لیکن ہم سب لوگوں نے متفقہ طور پر یہ عرض کیا کہ اس منصبِ خلافت کے اہل آپ ہی ہیں۔ چنانچہ سب لوگوں نے آپؓ کی بیعت کر لی۔"

(ماخوذ از خلافتِ راشدہ۔ انوار العلوم جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 489 تا 491)

بلکہ بعض روایات کے مطابق تو خواجہ صاحب نے یہ اشتہار بھی، اعلان بھی شائع کروایا تھا کہ رسالہ الوصیت کی رُو سے ہمیں اپنا ایک واجب الاطاعت خلیفہ منتخب کرنا چاہیے اور اس کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا نام پیش کیا تھا۔ تو بہرحال یہ پہلے ان لوگوں کی ایک سوچ تھی۔ حالات کی وجہ سے اپنے مقاصد پورا کرنے کے لیے ہو سکتا ہے یہ سوچ ہو۔ ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت تو کر لی لیکن دل میں جو اطاعتِ خلافت کی سچی روح ہونی چاہیے وہ نہیں تھی اور دل میں کچھ اَور تھا۔ اس لیے اس تدبیر اور فکر میں بھی رہتے تھے کہ کس طرح خلافت پر انجمن کو بالا سمجھا جائے یا کیا جائے۔ اور پھر سب اختیار انجمن کے ذریعہ سے اپنے قبضے میں لے لیں۔ یہ بھی ان عمائدین کا خیال تھا۔ ان لوگوں کی اس نیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

ابھی آپؓ کی بیعت پر پندرہ بیس دن ہی گزرے تھے (یعنی خلیفہ اولؓ کی بیعت پر پندرہ بیس دن گزرے تھے) کہ ایک دن مولوی محمد علی صاحب مجھے ملے اور کہنے لگے کہ میاں صاحب! کبھی آپ نے اس بات پر غور بھی کیا ہے کہ ہمارے سلسلے کا نظام کیسے چلے گا؟ میں نے کہا اس پر اب اور غور کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم نے حضرت مولوی صاحبؓ کی بیعت جو کر لی ہے۔ وہ کہنے لگے وہ تو ہوئی پیری مریدی۔ سوال یہ ہے کہ اس سلسلے کا نظام کس طرح چلے گا۔ میں نے کہا کہ میرے نزدیک تو

اب یہ بات غور کرنے کے قابل ہی نہیں کیونکہ جب ہم نے ایک شخص کی بیعت کرلی ہے تو وہ اس امر کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ کس طرح سلسلے کا نظام قائم کرنا چاہیے۔ ہمیں اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر وہ خاموش تو ہو گئے مگر کہنے لگے کہ یہ بات غور کے قابل ہے۔

(ماخوذ از خلافت راشدہ صفحہ 48 تا 50۔ انوار العلوم جلد نمبر 15 صفحہ 491)

تسلی نہیں ہوئی۔ تو اس بات سے ان لوگوں کے اندرونی حالات کا پتا چل جاتا ہے۔ اندرونی دلی حالت کا پتا چل جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت بھی کسی مقصد کے لیے کی گئی تھی، دل سے نہیں۔ اس لیے دلوں کے امن بھی قائم نہیں رہے، سکون بھی قائم نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ کا خلافت کی بیعت کے ساتھ امن کی حالت پیدا کرنے کا جو وعدہ ہے وہ ان میں پیدا نہیں ہو سکا۔ اطاعت جو تھی، کامل اطاعت اس کے اندر وہ رہنا نہیں چاہتے تھے اور اس روحانی نظام کو بھی دنیاوی نظام کی طرح چلانا چاہتے تھے اور پھر نتیجہ بھی دیکھ لیا کہ اب نام کے یہ لوگ رہ گئے ہیں۔ چند ایک یا شاید کہیں چند سَو ہوں۔ بلکہ حقیقت میں چند ایک ہی کہنا چاہیے جو ان کے بنائے ہوئے نظام کے مطابق ان کے ساتھ ہیں اور جو خلافت کے زیرِ سایہ جماعت ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے 212 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ دشمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جماعت کے مستقبل کے بارے میں کیا اظہار کیا کرتا تھا، حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے تو عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ اب یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا اور دشمن خوش تھا کہ چندہ آنا بند ہو جائے گا اور جماعت کی ترقی رک جائے گی کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کی خاطر لوگ چندہ دیتے تھے۔ مگر جب لوگوں نے ایک دو سال کے بعد دیکھا کہ جماعت افراد کی تعداد کے لحاظ سے بھی بڑھ گئی ہے قربانی کے لحاظ سے بھی بڑھ گئی ہے اور اشاعتِ دین کے لحاظ سے بھی بڑھ گئی ہے تو انہوں نے یہ نئی بات بنالی کہ اصل میں مولوی نورالدین صاحب جماعت میں ایک بہت بڑے عالم ہیں اور سلسلے کی تمام ترقی کا انحصار انہی پر ہے اور مرزا صاحب کی زندگی میں بھی تمام کام مولوی صاحب ہی کرتے تھے گو ظاہر میں مرزا صاحب کا نام رہتا تھا۔ بلکہ آپؓ فرماتے ہیں کہ کئی مولوی طرز کے لوگ جو ظاہری امور کی قدر زیادہ کرتے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی کہا کرتے تھے کہ اس سلسلے کو مولوی نور الدینؓ چلا رہے ہیں۔ انہوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد دیکھا کہ مولوی صاحبؓ کے زمانے میں سلسلہ پہلے سے زیادہ ترقی کر رہا ہے تو دوسرا گروہ جو مولویوں کا تھا انہوں نے اپنی بات کو بالکل پلٹا اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا، خوش ہو کر یہی کہنا شروع کر دیا کہ ہم نہیں کہتے تھے کہ تمام کام مولوی نورالدین صاحبؓ کر رہے ہیں۔ اس لیے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد بھی کوئی فرق نہیں پڑا اور مولوی صاحبؓ، حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی وجہ سے ہی جماعت چل رہی ہے۔ (ماخوذ از خطباتِ محمودؓ جلد 21 صفحہ 413)

پھر ایک مولوی کا اس بارے میں ذکر کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں کہ گجرات کے دوستوں نے مجھے سنایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے تو ایک اہلِ حدیث مولوی نے ہمیں کہا کہ اب تم لوگ قابو آئے ہو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ (تم جو کہتے ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں، چاہے غیر شرعی نبی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نبوت ملی ہے لیکن کہتے تو یہ ہو کہ نبوت ہے تو نبوت کے بعد تو خلافت ہوتی ہے) اور تم میں خلافت اب نہیں ہو گی۔ تم لوگ انگریزی دان ہو اس لیے خلافت کی طرف تم نہیں جاؤ گے۔ وہ دوست بتاتے ہیں کہ دوسرے دن تار موصول ہوئی، (اس زمانے میں تاریں چلا کرتی تھیں، ڈاک خانے کے ذریعے تار جایا کرتی تھی۔ آج کل تو ایک سیکنڈ میں یہاں سے خبریں انٹرنیٹ کے ذریعے، فون کے ذریعے وائرل (viral) ہو جاتی ہیں، لیکن اس زمانے میں تار کا نظام تھا اور تار بھی دوسرے تیسرے دن بعض دفعہ پہنچتی تھی۔ تو بہرحال کہتے ہیں دوسرے دن تار موصول ہوئی) کہ جماعت نے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی بیعت کرلی ہے اور ان کو اپنا خلیفہ بنالیا ہے۔ جب احمدیوں نے اس مولوی کو بتایا تو کہنے لگا کہ نورالدین تو بڑا پڑھا لکھا آدمی ہے۔ اس لیے اس نے جماعت میں خلافت قائم کر دی۔ اگر اس کے بعد خلافت رہی تو پھر دیکھیں گے۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت خلیفہ اولؓ فوت ہوئے تو کہنے لگا کہ اُس وقت اَور بات تھی۔ اب کوئی خلیفہ بنے گا تو دیکھیں گے۔ دوست بتاتے ہیں کہ اگلے دن تار پہنچ گئی کہ جماعت نے میرے ہاتھ پر بیعت کرلی ہے۔ اس پر کہنے لگا۔ یارو تم بڑے عجیب لوگ ہو تمہارا کوئی پتا نہیں لگتا۔

(ماخوذ از نبوت اور خلافت اپنے وقت پر ظہور پذیر ہو جاتی ہیں، انوار العلوم جلد 18 صفحہ 242)

مانا پھر بھی نہیں۔ تو اب بھی یہی کہتے ہیں اور اسی وجہ سے ان میں حسد کی آگ مستقل لگی ہوئی ہے جیسا کہ میں پہلے بھی بعض دفعہ بتا چکا ہوں کہ انتخابِ خلافتِ خامسہ کے وقت ایک مولوی صاحب کہنے لگے کہ سارا کچھ نظارہ میں نے دیکھا ہے۔ لگتا تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تم لوگوں کے ساتھ ہے لیکن یہ نشان دیکھ کر بھی ماننے کے بجائے حسد اور مخالفت اور بغض میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ تو خلافت سے وابستہ جماعت کو ترقی دے رہا ہے۔ جماعتیں دنیا میں پھیل رہی ہیں اور دور دراز ملکوں میں بیٹھے ہوئے بھی خلافت سے وفا کا تعلق رکھے ہوئے ہیں اور اس میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت سے جڑنے والوں کی رہ نمائی بھی فرماتا ہے اور ان کو خود اس خلافت کی طرف لے کر بھی آتا ہے۔ کس طرح لے کر آتا ہے؟ اس کی ایک دو مثالیں میں پیش کر دیتا ہوں۔ جیسا کہ

مولوی صاحب نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے تو اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کے ساتھ ہونے کی ایک مثال یہ ہے اور یہ اس لیے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام ہم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی تعلیم، اصل تعلیم کو ہم دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

گنی بساؤ ایک دور دراز ملک ہے۔ وہاں کی ایک معمر خاتون ہیں کہتی ہیں کہ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے مشنری انہیں ایک کتاب دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہاری نجات اسی کتاب میں ہے۔ کہتی ہیں جب میں خواب میں کتاب کھولتی ہوں تو اس میں ایک تصویر بھی ہوتی ہے۔ میں مشنری سے پوچھتی ہوں کہ یہ کون ہیں تو وہ بتاتے ہیں کہ یہ خلیفۃ المسیح ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اب چنا ہے۔ کہتے ہیں اگلے دن وہ خاتون ہمارے مشنری کے پاس آئیں تو مشنری نے انہیں بتایا کہ آپ کی خواب تو کسی تعبیر کی محتاج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود آپ کی رہ نمائی کر دی ہے۔ اس پر وہ خاتون کہنے لگیں کہ خدا کی قسم! میں آج سے احمدی ہوں اور واقعی احمدیوں کا خلیفہ خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے۔ یہ خلافت جو جاری ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ چنانچہ اسی وقت اس نے بیعت کر لی اور بیعت کرنے کے بعد تمام جماعتی پروگراموں میں وہ حصہ لیتی ہیں اور اپنی توفیق کے مطابق چندہ بھی دیتی ہیں اور بڑی بہادری کے ساتھ تبلیغ بھی کر رہی ہیں اور لوگوں کو بتاتی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے خود ان کی رہ نمائی کی۔

اسی طرح ایک مصری دوست ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں انتہائی برائیوں میں مبتلا تھا، جھگڑالو قسم کا تھا اور ایم۔ ٹی۔ اے پر آپ کے خطبے دیکھ کر مجھے دین کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور پھر میں نے عہد کر لیا کہ میں احمدی ہو جاؤں گا کیونکہ یہی خلافت ہے جو ہماری صحیح رہ نمائی کر رہی ہے۔ اسی طرح بعض اور مثالیں ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مختلف وقتوں میں مختلف جگہوں پر، مختلف ملکوں میں لوگوں کی رہ نمائی کر رہا ہے۔

مشنری انچارج صاحب کہتے ہیں کہ کیمرون کے شہر مروہ میں لوگ ایم۔ ٹی۔ اے دیکھتے ہیں اور ایم۔ ٹی۔ اے افریقہ جب سے شروع کیا گیا ہے بہت کثرت سے لوگ دیکھ رہے ہیں اور وہاں خاص طور پر خطبات کو ضرور سنتے ہیں اور خطبات کو سننے کے بعد ان میں ایک تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور جماعت کی طرف رجحان بھی بڑھ رہا ہے۔ اور جو احمدی ہیں وہ مضبوط ایمان بھی ہو رہے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ان کی کوشش ہے اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھیں، وابستہ کریں اور کامل اطاعت کے نمونے بھی دکھائیں۔ تو بہرحال یہ جو خلافت سے تعلق اور محبت ہے یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور جب تک خلافتِ احمدیہ سے یہ تعلق اور محبت رہے گی خوف کی حالت بھی امن میں بدلتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے تسلی کے سامان بھی پیدا فرماتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

مختلف جگہوں پر جب میں دوروں پر بھی جاتا ہوں تو لوگ بتاتے ہیں، اس کے علاوہ بہت سارے خطوط بھی آتے ہیں کہ کس طرح ان کو احمدیت قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تعلق پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور کس طرح ان کی ایسی حالتوں کو جہاں وہ انتہائی پریشانی کی حالت میں تھے امن بھی عطا فرمایا۔ پس جو خلافت سے وابستہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے رہیں گے، اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے، تزکیہ نفس اور تزکیہ اموال کرتے رہیں گے، اطاعت میں اعلیٰ معیار قائم کرتے رہیں گے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے۔ **پس خلافتِ احمدیہ کے ذریعے ہی دنیا اب امّتِ واحدہ بننے کا نظارہ بھی دیکھ سکتی ہے اور اس کے بغیر نہیں۔ پس اس کے حصول کے لیے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دائمی طور پر حاصل کرنے کے لیے افرادِ جماعت کو، ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ دعائیں کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس فیض کو ہم میں ہمیشہ جاری رکھے۔** اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم تمام دنیا کو مسلمان بنانے والے ہوں، امتِ واحدہ بنانے والے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

گذشتہ خطبے میں جو یہاں مسجد کا افتتاح کا خطبہ تھا، مَیں ایک ذکر کرنا بھول گیا تھا کہ اس مسجد کی جب بنیاد رکھی گئی تھی تو میں کینیڈا کے سفر پہ تھا شاید۔ شاید نہیں بلکہ تھا یا جا رہا تھا اور جب انہوں نے تاریخ مقرر کی ہے اور جو تاریخ تھی وہ میرے سفر پر جانے کے بعد کی تھی تو بہرحال سفر کی وجہ سے اینٹ پے دعا کروا کے انہوں نے مجھ سے لے لی تھی اور پھر اس مسجد کی بنیاد 10/ اکتوبر 2016ء کو دعاؤں کے ساتھ مکرم عثمان چینی صاحب مرحوم نے رکھی تھی اور اس مسجد کی بنیاد کے ساتھ ہی اس سارے پراجیکٹ کی بھی تعمیر شروع ہوئی تھی۔ تو بنیاد اس مسجد کی مکرم عثمان چینی صاحب نے رکھی تھی اور اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چینی قوم کا بھی اس میں حصہ ہے اور اس لیے ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ چین میں بھی اسلام کو جلد پھیلانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ مکرم عثمان چینی صاحب کی بڑی خواہش تھی، ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ چین میں کسی طرح احمدیت اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ جائے۔ ہمیں جہاں ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کرنی چاہیے وہاں چین میں بھی اور دنیا کے ہر ملک میں بھی احمدیت اور حقیقی اسلام کے پھیلنے کے لیے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

خلافت ایک نعمتِ مترقبہ

ناصرہ حفیظ_____سرے ساؤتھ، وینکوور

نظام خلافت وہ بابرکت آسمانی نظام ہے جس سے مومنین کی فلاح اور کامیابی وابستہ ہے یہ وہ حبلُ اللہ ہے جس کو مضبوطی سے تھامنا ہی کامیابی کی کلید ہے۔

بانیٔ سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السّلام اس کے معنی یُوں بیان فرماتے ہیں :

" خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرتے ہیں۔ نبیوں کے جانے کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اِس کو دور کرنے کے واسطے جو اُن کی جگہ آتے ہیں اُنہیں خلیفہ کہتے ہیں۔"(ملفوظات جلد 4 صفحہ 45 ایڈیشن 2016)

خلافت کا ذکر سورہ النور میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے :

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۞ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت دے گا اور اُن کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے فرستادے اور نبی بھیجتا ہے۔ یہ نبی جب اپنی طبعی عمر مکمل کر کے خدا تعالیٰ کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ اس کام کو مکمل کرنے اور مزید ترقیوں سے ہمکنار کرنے کے لئے اپنی قدرت کا جلوہ دکھاتا ہے جو قدرت ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے اور آنے والا فرستادہ اللہ کی نصرت و تائید سے اس کام کو سنبھالتا ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری و ساری رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:

" اے تمام لوگو جو زمین پر رہتے ہو۔ اے تمام وہ انسانی رُوحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو مَیں پورے زور کے ساتھ آپ لوگوں کو اِس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ سچا خدا وہی ہے جو قرآن نے بیان کیا اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی جلال اور تقدّس کے تخت پر بیٹھنے والا نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"۔(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 141)

اسی طرح سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا :

" ہماری اور محمدؐ کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ہمالیہ پہاڑ اور سائبان۔ سائبان ایک لگتا ہے اور پھر اُٹھ جاتا ہے۔ ایک پھٹتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا آجاتا ہے لیکن ہمالیہ پہاڑ برابر اپنی جگہ پر کھڑا ہے اسے کوئی شخص ہلا نہیں سکتا۔ اسی طرح خلفاء آتے اور چلے جاتے ہیں۔ ایک کے بعد دوسرا' دوسرے کے بعد تیسرا' تیسرے کے بعد چوتھا خلیفہ دنیا میں آتا ہے اور اپنا فرض ادا کر کے چلا جاتا ہے مگر رسول کریمؐ ہمالیہ کی طرح اپنے مقام پر کھڑے ہیں اور ایک لحہ بھی آپؐ پر ایسا نہیں آتا جب آپؐ دنیا کو اپنے فیوض نہ پہنچا رہے ہوں"۔

(خطبات محمود جلد 18 صفحہ 351-352)

چودھویں صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو احیائے دین کے لئے بھیجا۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر رسالہ الوصیت میں خلافت کی ضرورت کو یُوں واضح فرمایا :

" میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد کچھ اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو"۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

سیدّنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام نے ادیان باطلہ کا جس شان سے مقابلہ کیا اور اسلام کی عظمت رفتہ کو جو عظیم مقام دیا وہ آج بھی دشمنوں پر عیاں ہے۔ بالآخر وہ وقت بھی آگیا جب آپؑ روحانیت کا سورج چمکانے کے بعد اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہر احمدی کا دل خوف و غم سے لبریز ہو گیا لیکن مومنین کی دعاؤں سے زمین و آسمان نے ایک بار پھر خوف کو امن میں بدلنے کا نظارہ دیکھا۔ آپؑ کی بعثت کے ذریعے پیدا ہونے والے عظیم انقلاب کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے نظام نو کے ذریعے جاری و ساری رکھا۔ آپؑ کی وفات پر مولانا ابوالکلام آزاد یُوں رقمطراز ہوئے :

"وہ بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر اور زبان جادو تھی۔ وہ شخص دماغی عجائبات کا مجسّمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو تیس برس تک کے لئے مذہبی دنیا میں طوفان اور زلزلہ رہا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے

ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔"

(اخبار وکیل امرتسر بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 560)

جل رہا ہے ایک عالم دھوپ میں بے سائباں
شکر مولیٰ کہ ہمیں یہ سایۂ رحمت ملا

وہ شخص اللہ تعالیٰ کا خاص تائید یافتہ تھا۔ وہ تائید یافتہ جس انقلاب کو برپا کر گیا اُسکے بعد اللہ تعالیٰ نے نعمتِ خلافت کو جاری رکھنے کے لئے جو وعدہ کیا تھا اُس کے تحت حضرت مولانا نور الدّین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو خلافت کی مسند پر متمکن کرتے ہوئے اپنا وعدہ پورا کیا۔ دنیا نے خلافت کے قیام کا نظارہ اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتے ہوئے دیکھا:

"میری نعمت کو یاد کر۔ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے۔" (تذکرہ صفحہ 428)

اس میں شک نہیں کہ حضرت مولوی نور الدّین عظیم الشّان عالم' باعمل اور زندہ و جاوید انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کا جاں نثار خادم بننے کی سعادت بخشی بلکہ آپ کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ آپ قصرِ احمدیت کی پہلی بنیادی اینٹ ہیں جو نہایت خوشنما اور اس قصر کے حسن و جمال کی رونق کا باعث ہیں۔ آپ نے اپنے ایک مکتوب میں حضرت مسیح موعودؑ سے اخلاص و محبت کا اظہار اِن الفاظ میں کیا "میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ دعا فرمائیں میری موت صدیقوں کی موت ہو۔" (فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35-37)

جماعت کے مخالفین مخالفت میں شدّت اختیار کرتے رہے۔ وہ احمدیت کو مٹاتے مٹاتے خود ہی تباہ و برباد ہو گئے اور ان کا کوئی نام لیوا نہ رہا۔ اس کے برعکس خلافت کی برکت سے احمدیت دنیا میں پھل پھول رہی ہے۔ اُنہی دنوں ایک اخبار کرزن گزٹ نے انتہائی شر انگیز باتیں لکھیں جن کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ

"اب مرزائیوں کا کیا رہ گیا ہے۔ اِن کا سرکٹ چکا ہے۔ ایک ایسا شخص اِن کا امام بنا ہے جو اُنہیں صرف مسجد میں قرآن سنایا کرے گا۔" (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 221)

حضورؓ نے فرمایا: یہی تو میرا کام ہے خدا مجھے اس کی توفیق دے۔ مگر صد افسوس کہ جماعت کے سرکردہ افراد بھی خلافت کے مقام کو نہ سمجھ سکے اور سازشوں نے سر اٹھا لیا۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا تھا لہٰذا حضرت مسیح موعودؑ کے محبّوں کی جماعت ترقی کرتی رہی اور ہر تدبیر و سازش ناکام ہوتی رہی۔ مومنین بھائی بھائی بن کر دلی محبت اور یگانگت کی فضا پیدا کرتے رہے۔ اِسی اتفاق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا "یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے۔ تم اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ یہ محض خدا کی رسّی ہے جس نے تمہارے متفرق افراد کو اکٹھا کر دیا ہے پس اسے مضبوط پکڑے رکھو"۔

(بدر یکم فروری 1912)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے حکیمانہ دور کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے جلالی دور کا آغاز ہوا۔ حسب روایت انجمن کے بعض سرکردہ ممبران مخالفت پر کمربستہ ہو گئے لیکن تمام تجربہ کار اور پڑھے لکھے اس پچیس سالہ جوان کے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ اس کمزور و ناتواں نے جو ابھی کل کا بچّہ تھا، جماعت کی تنظیم' تبلیغ' تربیّت اور علوم و معرفت قرآن میں وہ اعلیٰ مقام پیدا کیا کہ کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکا۔ جماعت کو ابتلاؤں' مخالفتوں اور ہجرت جیسی آزمائشوں سے گذرنا پڑا مگر اللہ تعالیٰ جو خلیفہ خود بناتا ہے اپنے خلفاء کے ذریعے مومنین کی جماعت کے لئے اپنے قرب کی راہیں کھول دیں اور خلافت کی برکت سے جماعت نے حضرت مرزا بشیر الدّین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثّانیؓ کے دور کے نہ صرف باون سال نہایت کامیابی سے پورے کئے بلکہ اس پسر جری اللہ، مصلح موعودؓ کے کارنامے بیان ہی نہیں کئے جا سکتے۔

کارنامے تیرے لکھ پاؤں' نہیں میرا مقام
ہے قلم میرا شکستہ اور تُو ماہِ تمام

حضرت خلیفۃ المسیح الثّانیؓ خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 1920 میں فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعودؑ کے وصال سے اس روشنی نے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی چمکنا بند نہیں کر دیا۔ وہ اپنی جگہ قائم ہے اور چمک رہی ہے۔ اس کی شعاعیں حضورؑ کے خلفاء کے ذریعے اکناف عالم میں پہنچ رہی ہیں۔ ان خلفاء کو چھوڑ کر نہ کہیں روشنی ہے نہ حقیقی راہنمائی۔

(ماہنامہ خالد ربوہ مئی 1978)

دنیائے احمدیت میں حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد پھر ایک مرتبہ خوف کی حالت طاری ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسے چند گھنٹوں میں امن میں بدل کر قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کا روشن چاند جماعت کو عطا کیا۔ گویا آفتاب نبوت کے ظاہری غروب کے بعد اللہ تعالیٰ ماہتاب نبوت کو طلوع فرما دیتا ہے اور نبی کی نڈھال جماعت کو تھام لیتا ہے۔ "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" کا پیار بھرا پیغام دینے والا وجود حضرت مصلح موعودؓ کا فرزند اکبر حضرت عثمانؓ کی طرح مجسّم شرم و حیا کے پیکر حضرت مسیح موعودؑ کے تیسرے خلیفہ راشد مقرر ہوئے۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کے خدائی بصیرت سے بھرپور عرصۂ خلافت جو سترہ سال پر محیط تھا آپکو جماعت احمدیہ کی گراں قدر ذمہ داریاں نبھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپؒ کے سارے منصوبوں کا محور اور مرکز قرآن اور اشاعت قرآن تھا۔ آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "اے میرے عزیز بھائیو! جو مقامات قرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو تو خلیفۂ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھو"۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 22 مئی 1949)

حکومتوں کے ظالمانہ قوانین کے اجراء اور تمام مسلمان فرقوں کی منظّم کوششوں کے باوجود یہ قافلہ پیار و محبت کے نعرے لگاتا ہوا غریب اقوام کے غریب عوام کی خدمت کرتا ہوا اُنہیں نبی آخر الزّماں کے جھنڈے تلے جمع کرتا چلا گیا۔ آخر یہ پیارا وجود' یہ بے نفس انسان اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو گیا اور ایک مرتبہ پھر اندرونی اور بیرونی فتنوں نے سر اٹھایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کو خلافت رابعہ کی صورت میں تمکنت دین عطا ہوئی۔ وہ عظیم شخص جس کی پیدائش کے دن قادیان میں ریل کی آمد پر جشن کا سماں تھا۔ اس دن جدید ذرائع نقل و حمل کے ذریعہ قادیان کا باقی دنیا سے الحاق کا آغاز ہوا۔

نشأۃ ثانیہ کے دور میں یہ پیارا نام ایک ایسے خدا نما وجود سے وابستہ ہوا جو آسمان روحانیت کے بُرج چہارم پر ہمیشہ مہتاب بن کر چمکتا رہا۔ جس کی ماں نے بھرّائی ہوئی آواز میں خدا سے

التجاء کی کہ " مجھے ایسا نیک لڑکا دے جو نیک، صالح اور متقی ہو"۔(الفضل 14 اپریل 1944 صفحہ 4)

دس سال کی عمر میں اپنے والد محترم سے اپنی پسندیدہ چیز " اللہ " مانگنے والا اپنوں، غیروں کے دلوں میں گھر کر گیا۔ آپ کے 22 سالہ دور خلافت میں جماعت احمدیہ نے خوب ترقّی کی اور خدا کا یہ الہام بڑی شان سے پورا ہوا کہ " میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" ۔نظام خلافت کی بدولت تمام کامیابیاں اور فتوحات ہمارے لئے دائمی کر دی گئیں۔

پاکستان کے ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس جاری کر کے جھوٹے مقدمے میں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو گرفتار کرنے کا منصوبہ بنایا۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ سب تنظیم، ترقی اور کامیابی جماعت سے چمٹے رہنے کے باعث ہے۔ لہٰذا وہ خلیفہ وقت اور جماعت کو جدا کرنا چاہتا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ چراغ جو خدا نے اپنے ہاتھوں سے روشن کیا تھا کیسے ممکن تھا کہ انسانی پھونکوں سے بجھ سکتا۔ بقول ثاقب زیروی

نہ بجھا سکیں انھیں آندھیاں، جو چراغ ہم نے جلائے تھے
کبھی لَو ذرا سی جو کم ہوئی تو لہو سے ہم نے اُبھار دی

احمدیت کی سچائی کا ایک بڑا نشان کہ آپ پانچ خفیہ اداروں کی نگرانی کے باوجود پاکستان سے لندن ہجرت کر گئے۔ آپ نے خلافت کا ذکر کسقدر پیارے انداز میں فرمایا:

"یہ ہمیشہ مہکنے والے عطر کی طرح معطّر رہنے والی چیز ہے۔ یہ اُس شجر طیّبہ کی طرح ہے جس کی جڑیں کوئی نہیں اُکھیڑ سکتا۔ کوئی آندھی، کوئی ہوا اس کو ہلا نہیں سکتی۔ یہ ایسا سدا بہار درخت ہے جو کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھتا اور ہر آن اپنے رب سے پھل پاتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 1982)

19 اپریل 2003 کا دن تاریخ احمدیت کا ایک اندوہناک دن تھا۔ اس روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا اکیس سالہ دور خلافت بھرپور جدوجہد، نمایاں کامیابیوں اور علم و عرفان کے ساتھ اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔

قدرت ثانیہ کے دورِ خامس کا انقلاب آفریں اور تاریخ ساز آغاز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عالمی سطح پر بیعت اور عالمی سطح پر MTA کے ذریعے دنیا بھر میں منادی خدا کے فضلوں کا زندہ نشان بنا۔ وہ نظارہ جو اپنوں اور غیروں کے لئے عجیب نظارہ تھا۔ اپنے اس بات پر خوش کہ خدا تعالیٰ نے خوف کو امن میں بدلا اور غیر اس بات پر حیران کہ یہ کیسی جماعت ہے جسے ہم ختم کرنے کے درپے ہیں اور یہ آگے ہی بڑھتی جا رہی ہے۔ لیکن وہ یہ بھول گئے کہ یہ پودا خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ یہ الہام پورا فرما رہا ہے کہ

"میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں"

الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْر کا حقیقی دور جس پُر حکمت، برکت، روحانی شان و شوکت، خدائی نصرت، غلبہ، شاندار ترقّیات اور اعجازی دعاؤں کے ساتھ رواں دواں ہے اُس کا تصوّر نا ممکن ہے۔

دیا ہے راہنما بڑھ کر خضر سے
خدا بھی ہم پر کیسا مہرباں ہے

(کلام محمود)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2003 میں خلافت کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قدرت ثانیہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو موتی محفوظ رہتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت اور محفوظ معلوم ہوتے ہیں۔"

آج مسلمانوں کی فلاح کا راستہ خلافت ہے۔ یہی وہ سرّ ہے جو اسلام کو پوری شان سے دنیا میں پھیلائے گا اور خدا کا نام پوری شان اور جلال سے روشن ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو تا ابد عہد خلافت نبھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

یہ لعل بے بہا ہے گوہر نایاب ہے پیارو
خلافت کی حفاظت اپنی جانوں سے سوا رکھنا

یوم مسیح موعود پر کچھ دلی جذبات

صدف علیم صدیقی----لائیڈ منسٹر

حق دیا تو نے مجھے ہے تیرے احساں بے شمار
کس طرح ہو شکر تیرا میں ہوں عاجز خاکسار

اک گل رعنا کھلا معطر ہوا سارا جہاں
قادیاں کی بستی بھی پھر ہو گئی تھی مشکبار

آپ کو تھی دھن کہ پھیلے دین کی سچائی پھر
ہر طرف اسلام کا نور ہو بس آشکار

نصف شب کو کرتے تھے مولا سے اپنے یہ دعا
"پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار"

اپنی ہر کوشش سے زندہ دین کو پھر کر دیا
شجرِ بوسیدہ پہ لے کر آ گئی پھر سے بہار

دشمنان دین نے ہر راستہ روکا مگر
کیں طے سب منزلیں، کیا بحر اور کوہسار

لوگ لیں پہچان سچ کو انکو دے عقل و سمجھ
ہیں یہ تیرے کام مولا تو ہے سب کا کارساز

رکھیو میری نسل کو تُو احمدیت پر سدا
ہوں اطاعت کرنے والے اور سچے خیر خواہ

خلافت کی اطاعت اور برکات

خالدہ عفت _____ ہملٹن ماؤنٹین

قرآن کریم کی آیتِ استخلاف کا ترجمہ ہے کہ

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو کوئی اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ (سورۃ النور آیت 56)

خدا تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے بعد ایک نظام عطا کیا تا کہ اپنے احکامات انسان تک پہنچا سکے اور پھر دیکھے کہ کون اس کے احکامات پر پورے طریقے سے عمل کر رہا ہے۔ اس نظام کی سب سے پہلی کڑی رسالت ہے اور پھر خلافت۔

خلیفہ خدا تعالیٰ سے تعلق کی وہ رسّی ہے جس کا خدا نے خود حکم دیا ہے کہ خدا کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم خلیفہ کے ہر حکم کی اطاعت کریں اور ان برکات سے فائدہ اٹھا کر فلاح پانے والوں میں شامل ہو جائیں۔

مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ آج سے چودہ سو سال پہلے بھی اس بات کا مشاہدہ کیا گیا۔ جب خلافت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قائم ہوئی اور آج بھی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا آپ اور میں مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اس نعمت عظمیٰ کی ناشکری کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے نافرمان ٹھہرایا ہے لیکن ہم اس نعمت کا حق تبھی ادا کر سکتے ہیں جب ہم خلیفہ وقت کی اطاعت کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ سورہ نور آیت 52 میں جس طرف راہنمائی فرماتا ہے اُس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”مؤمنوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے محض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور یہی ہیں جو مراد پا جانے والے ہیں“۔

آج کے دور میں اگر ہم حالات دنیا پر نظر ڈالیں تو انسان دیکھتا ہے کہ افراتفری کا عالم ہے اور آج مسلمانوں کی حالت اس قدر پست ہے کہ وہ دجالی حملوں سے خود کو بچا نہیں سکتے۔ اس وقت جب دنیائے اسلام کو ایک اِمام کی سخت ضرورت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے پاس ایک ایسا امام موجود ہے جو خدا کی طرف سے چنا گیا ہے۔ یہ امام خلیفۂ وقت ہے۔ آج ہم سب پر فرض ہے کہ اس خلیفۂ وقت کے ہر حکم کی اطاعت کریں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”تنگ دستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے“۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 616)

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں ہمارا اوّلین فرض یہی ہے کہ خدا کے اس نمائندہ کی ہم اس طرح اطاعت کریں جیسے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ”وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے“۔ (حیات نور صفحہ 17)

کاش ہم بھی اس قابل ہوں کہ اطاعت اور فرمانبرداری کے اس معیار کو پہنچ سکیں اور خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہیں۔

ہم جنبش و سکوں میں تیرے ساتھ ساتھ ہوں
ایسے ملے شعورِ اطاعت خدا کرے

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ فلاح انہی لوگوں نے پائی جنہوں نے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہا خدا کے مقرب وہی ٹھہرے جو سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہنے والے تھے۔ مگر جو لوگ حیلوں بہانوں میں پڑ گئے وہ اوّلین میں شمار نہ ہو سکے۔

حضرت نوحؑ کی مثال ہی لے لیں اگر کشتی بناتے وقت لوگوں کے تمسخر کا سامنا کرتے ہوئے حضرت نوحؑ کے پیرو ہچکچاتے تو کیا وہ محفوظ رہ پاتے؟

حضرت مسیح موعودؑ اطاعت کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”اللہ اور اس کے ملوک کی اطاعت اختیار کرو اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے“۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ 246)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

”میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے میں دیکھتا ہوں کہ جس کام کے لئے اور مقصد کے لئے انکو بلاتا ہوں وہ نہایت تیزی اور جوش کیساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں

اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار"۔(ماخوذ از خطبہ جمعہ 25 مئی 2012)

ان ارشادات کی روشنی میں ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کیونکہ ایک جماعت اسی صورت میں ایک جماعت یا اکائی کہلا سکتی ہے جب تک اطاعت کا مادہ اُس میں پایا جاتا ہے اگر اطاعت کا مادہ اُس میں نہیں تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔

آج بھی ہمیں اگر فلاح پانی ہے تو ہمیں وہی نمونہ اختیار کرنا پڑے گا جو صحابہ رسولؐ اور اصحاب مسیح موعودؑ نے اپنایا۔ ہمیں یہ خوش نصیبی مبارک ہو کہ ہم اس عالی مرتبت نصیحت سے نوازے گئے۔ ہمارا سب سے پہلا اور آخری فرض ہے کہ ہم خلافت کی طرف سے اٹھنے والی ہر آواز کی طرف کان دھریں اور جان لیں کہ اس آواز کے ساتھ خدا کی آواز ہے۔ اس آواز کو معمولی نہ سمجھیں کہ ہماری تمام تر فلاح اور کامیابی اسی آواز کی اطاعت میں ہے ہمارا دین ہو یا دنیا، یہ جہاں ہو یا اگلا جہاں اسی آواز پر لبیک کہنے سے سنورے گی۔ خلیفہ وقت کی اطاعت کر کے ہی ہم اپنے خلیفہ کی دعاؤں کے مستحق ہوں گے اور خدا کے فضل سے خلیفہ وقت کی دعاؤں کا ہی ہم ثمر کھا رہے ہیں۔

سن کر اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

ڈھونڈے تیری دعا کو اجابت خدا کرے! (عبدالمنان ناہید صاحب)

ہمارے موجودہ امام ہمیں ہر لحظہ نصائح فرما رہے ہیں کہ پنج وقتہ نمازیں اس کی شرائط کے مطابق ادا کرو۔ آپ فرما رہے ہیں کہ حضور ﷺ پر کثرت سے درود بھیجو۔ حضورؐ کی سیرت مبارکہ پر عمل کرو۔ آپ فرما رہے ہیں کہ ایم ٹی اے سے تعلق جوڑو، نیز حقوق اللہ اور حقوق العباد عمدگی سے ادا کرو۔ یہی وہ احکامات ہیں جن کی پیروی کرتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کے نیک بندوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ خلیفہ وقت ہر لحہ ہمیں وہ راستہ دکھا رہے ہیں جو ہمیں جنت کی طرف لے جاتا ہے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہر حال میں ان نصائح کو سُن کر ان پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اطاعت کے بارے میں فرماتے ہیں

"پس آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے امام وقت کو مانا اور اس کی بیعت میں شامل ہوئے آپ کو اس کی اطاعت کرنی ہے اور اس کے تمام حکموں کو بجالانا ہے ورنہ پھر خدا تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلنے والے ہوں گے"۔(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 186)

اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے خلیفہ کی کامل اطاعت کرنے والوں میں سے بنائے۔ آمین ثم آمین۔

درخواستِ دُعا

مکرمہ بشریٰ قریشی صاحبہ لائیڈ منسٹر سے تحریر کرتی ہیں کہ میرے پوتے عزیزم کاشان قریشی نے قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ عزیزم تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔ آپ سے دُعا کی خواستگار ہوں کہ خدا تعالیٰ اس بچے کو قرآن پاک کی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین۔

نظم

امتہ الرفیق ظفر_____ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

خلافت اِک محبت کا ہے زمزم
جو وابستہ رہا اُس سے مکرّم

خلافت حق تعالیٰ کا ہے نغمہ
خدا کے فیض کا جاری ہے چشمہ

خلافت سِلم کی جائے پناہ ہے
وہ جس پہ رَبِّ رحماں کی نگاہ ہے

رسولِ پاکؐ نے دی تھی بشارت
کہ برکاتِ نبوت ہے خلافت

الٰہی برکتوں کا جام ہے یہ
خدا کے قُرب کا پیام ہے یہ

خلافت نُور کا اِک سائباں ہے
یہ میرے اللہ کا اِک ارمغاں ہے

بس اِس تُحفے کو تم اب تھام لینا
بڑی چاہت و مہر سے کام لینا

یہ وہ انمول ہیرا بے بہا ہے
ہیں خوش قسمت ہمیں یہ مِل گیا ہے

ہماری شُکر سے تر ہیں زبانیں
وہ گاتی حمد کے یہ ہیں ترانے

کہ دلبر نے ہمیں بخشی ہے دولت
خلافت نعمتِ عظمیٰ خلافت

مبارک طالبو تم کو مبارک
یہ نعمت صد مبارک صد مبارک

خلافت عافیت کا حصار

دُرِعدن باسط -----مسی ساگاویسٹ

سورۃ النّور میں خدا تعالیٰ کا فرمان ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

خلیفہ کے لغوی معنی نیابت، نبی یا پیغمبر کی جانشینی کے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس کے معنی قرآن کی رُو سے واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"سو جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں تو یہ لفظ مندرجہ ذیل تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

1۔ نبی اور مامور کے معنوں میں:

نبی یا مامور اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہوتے ہیں یعنی صفات الٰہیہ کو اپنے زمانے کی ضرورت کے مطابق دنیا پر ظاہر کرتے ہیں اور اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ظل بن کر ظاہر ہوتے ہیں ان ہی معنوں میں حضرت داؤدؑ کو بھی خلیفہ کہا گیا ہے اور انہیں حق کے ساتھ فیصلہ کرنے اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرنے کا حکم ہے۔ (سورہ صٓ:27)

2۔ دوسرے ہر قوم جو پہلی قوم کی تباہی پر اس کی جگہ لیتی ہے ان معنوں میں بھی خلیفہ کا لفظ قرآن کریم میں متعدد بار استعمال ہوا ہے۔

یاد کرو جبکہ خدا تعالیٰ نے تم کو قوم نوحؑ کے بعد ان کا جانشین بنایا۔ (سورہ اعراف:70)

اسی طرح حضرت صالحؑ کی زبانی فرماتا ہے کہ یاد کرو جب تم کو خدا تعالیٰ نے عاد اولیٰ کی تباہی کے بعد ان کا جانشین بنایا اور حکومت ہاتھ آگئی۔ (اعراف:75)

3۔ نبی کے بعد وہ جانشین بھی خلیفہ کہلاتے ہیں جو اس کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں یعنی اس کی شریعت پر قوم کو چلانے والے ہوں اور ان میں اتحاد قائم رکھنے والے ہوں۔

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 305-304)

اِس سے واضح ہوتا ہے کہ خلافت کا مقصد صفات الٰہیہ کو دنیا پر ظاہر کرنا، اُن کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا جن کا بیج نبی اللہ نے بویا تھا اور اسکی آبیاری کرنا ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب کوئی نبی دنیا میں ظاہر ہوتا ہے تو فرشتوں کو اس کی مدد کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اس لئے باوجود سب دنیا کی مخالفت کے نبی کامیاب ہوتا ہے۔ جوں جوں مخالفت بڑھتی ہے توں توں تائیدات الٰہیہ بھی بڑھ جاتی ہیں الٰہی سلسلہ کو ترقی حاصل ہوتی ہے اور نیک دل لوگوں کو ہدایت مل جاتی ہے۔ وقت کے امام بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت جب حد سے بڑھ گئی تو خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں اپنی تائیدات کا یقین دلایا اور الہاماً بتایا کہ "اِنِّیْ مُعِیْنُ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ، اِنِّیْ مُهِیْنُ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ۔ یعنی اے میرے ساتھ رہنے والے (پیارے) جو بھی تیرے کام میں تیری اعانت کا ارادہ کرے گا (اور مدد کرے گا) تو میں اس کی اعانت کروں گا اور جو کوئی بھی تیری اہانت پر کمربستہ ہو گا تجھے رسوا کرنے کی کوشش کرے گا تو میں اسے ذلیل و خوار کر کے رکھ دوں گا۔ (تذکرہ الہام 1982)

تاریخ احمدیت سے یہ بات ثابت ہے کہ مخالفین احمدیت عبداللہ آتھم، جان پگٹ اور الیگزنڈر ڈوئی کس ذلت و رسوائی سے اپنے انجام کو پہنچے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کسی ایک بندے کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تاریخ اقوام عالم گواہ ہے کہ اللہ کے جتنے بھی پاک بندے اس دنیا میں آئے ان سب کے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہی سلوک رہا اور خدا تعالیٰ کی مدد، نصرت اور سلامتی ان کا مقدر رہی۔

ابتدائے آفرینش سے ہی اگر نظر دوڑائیں تو پتہ چلتا ہے کہ آدم کی تخلیق پر اطاعت کا جوا اپنے سر رکھنے سے انکار پر ابلیس ملعون و مدحور ٹھہرا۔

پھر جب حضرت ابراہیمؑ کو بتوں کی پرستش کرنے والوں نے آگ میں جلانے کی کوشش کی تو تائید الٰہی نے اس طرح آگ کو حکم دیا

يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (سورۃ الانبیاء:70)

ترجمہ: "اے آگ تو ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی ہو جا اور اس کے لئے سلامتی کا باعث بھی بن

جا''۔الغرض یوں حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ نے عافیت کے حصار میں سمیٹ لیا۔پھر حضرت نوحؑ کی زندگی پر نظر ڈالیے آپ کی دعا کے نتیجہ میں ایک بھی گھر روئے زمین پر نہ بچ سکا صرف وہی بچے جو کشتی نوح میں سوار تھے پھر حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے تمام واقعات اللہ کی تائید و نصرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

اب ذرا اس نور کے پیکر محمد عربیؐ کی زندگی پر نظر دوڑائیے آپؐ توحید کا پرچم لیے آگے بڑھتے ہیں تو مصائب ومشکلات کا سمندر سامنے تھا ریگزار عرب کا ذرہ ذرہ پہاڑ بن کر سامنے تھا مگر آپؐ اور صحابہ کرامؓ توحید کا دامن تھامے تمام تر نصرت خداوندی کیساتھ آگے سے آگے بڑھتے ہی گئے اور اسکی سب سے بڑی وجہ صحابہ کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا جذبہ تھا مگر جہاں چوک ہوئی وہیں نقصان اٹھانا پڑا۔اُحد کا واقعہ ہی لیجیے حضورؐ کے حکم کے برخلاف جیسے ہی درّہ چھوڑا، جنگ کا پانسہ پلٹا اور نقصان اٹھانا پڑا۔

حضرت مصلح موعودؓ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اگر وہ سمجھتے کہ محمدؐ کے حکم کے نتیجے میں اگر ساری دنیا کو بھی اپنی جانیں قربان کرنی پڑتی ہیں تو وہ ایک بے حقیقت شے ہیں اگر وہ ذاتی اجتہاد سے کام لے کر وہ درّہ نہ چھوڑتے جس پر رسول کریمؐ نے انہیں اس ہدایت کے ساتھ کھڑا کیا تھا کہ خواہ ہم فتح حاصل کریں یا مارے جائیں تم نے اس مقام سے نہیں ہلنا تو دشمن کو دوبارہ حملہ کرنے کا موقع نہ ملتا اور نہ محمد ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کو نقصان پہنچتا۔(تفسیر کبیر جلد6 صفحہ 412-411)

قوموں کی زندگی میں امام کی اطاعت کا جذبہ اہم ترین جذبہ ہوتا ہے وہ قومیں جو ایک ہاتھ پر اٹھتی ہیں اور ایک ہاتھ کے گرنے پر رک جاتی ہیں زندگی میں ہمیشہ کامیاب وکامران رہتی ہیں جس قوم میں اطاعت کی روح ہوتی ہے اگر وہ پہاڑوں سے ٹکرا جائے تو انہیں اپنی جگہ سے ہلا سکتی ہے، صحراؤں کو گلزاروں میں تبدیل کر دیتی ہے اور کوئی بھی چیز اس کے ارادوں میں حائل نہیں ہو سکتی۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''امام ڈھال ہے جس کی قیادت اور اطاعت میں دشمن سے لڑائی کی جاتی ہے اور دشمن کے حملوں سے بچا جاتا ہے۔(بخاری کتاب الجہاد باب یقاتل من وراء الامام)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نبی کی وفات کے بعد مشکل حالات میں قیام خلافت کے ذکر میں فرماتے ہیں ''جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے''۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 305-304)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس الٰہی وعدہ کے پورا ہونے کا ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

'' اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی نورالدینؓ کے ہاتھ پر جمع کر کے قدرت ثانیہ یعنی خلافت احمدیہ کا قیام فرما کر مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کیا اور مؤمنین کی جماعت کو پھر سے الٰہی تائید یافتہ قیادت نصیب ہو گئی تو خدا تعالیٰ کا وہ عظیم الشان وعدہ پورا ہوا کہ وہ مؤمنین کی جماعت میں خلافت کا قیام فرمائے گا اور ان کے دین کو مضبوطی عطا فرمائے گا اور ان کے خوفوں کو امن سے بدل دے گا''۔(تحریک جدید الٰہی تحریک جلد1 صفحہ 612)

دراصل کسی امام کے بغیر، خلافت کے بغیر، قوم کی مثال ایسے ہی ہے جس طرح جنگل میں بغیر چرواہے کے چرنے والے جانور اور بھیڑ بکریاں جن کا کوئی رکھوالا نہیں اور کوئی بھی درندہ انہیں کسی بھی وقت چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے یا اس درندے سے بچنے کے لئے یہ ریوڑ کسی بھی سمت بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں۔لیکن وہ ریوڑ جس کا ایک گلہ بان ہو اس کی طرف کوئی آنکھ بھی نہیں اٹھا سکتا۔دنیا بھر کے درندوں سے خلافت ایک مضبوط ''عافیت کا حصار'' کا باعث ہے ایک مضبوط پناہ گاہ، ایک گلہ بان کی مانند تمام لوگ اس کی نگرانی میں ہوتے ہیں کبھی وہ ان کے آگے ہوتا ہے اور تیز گام چلتا ہوا ترقی کی منازل بڑی سرعت کے ساتھ طے کرواتا ہے کبھی وہ ان کے پیچھے ہوتا ہے اور دیگر خطرات سے ان کی ڈھال بنتا ہے غرض یہ کہ وہ ان کو برق رفتاری سے آگے بڑھنے کا حوصلہ اور ہمت دیتا ہے۔

وہ کبھی رب اعلیٰ کی عطا کردہ بلندیوں پر بیٹھ کر چاروں طرف بصیرت کی نگاہ دوڑاتا ہے تو آئندہ آنے والے خطرات کی پیش بندی کرتا ہے کبھی اپنے پیاروں اور دلداروں کے درمیان کھڑا ہو کر ان پر محبت کی نگاہ دوڑاتا ہے اور اپنے پیار کا ہاتھ ان پر رکھتا ہے اور ہاں وہ امام (وہ گلہ بان) سوتا نہیں ان کے لئے جاگتا ہے اور ان کی حفاظت نمو اور ترقی کی دعائیں مانگتا ہے۔

پس اے گلشن احمدیت کی سرسبز شاخو! احمدیت کے پروانو! یاد رکھو کہ تم ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل نہیں کر سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں تمہارا اٹھنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا، چلنا اور پھرنا، تمہارا بولنا اور خاموش رہنا اس امام کے ماتحت نہ ہو۔

خدا کرے کہ ہم دلی بشاشت کے ساتھ اپنے امام کی ہر بات کو ماننے والے ہوں اور ہر امر میں اس طرح پیروی کرنے والے ہوں جس طرح نبض حرکت قلب کی پیروی کرتی ہے ہم خلافت احمدیہ کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار ہوں اور اپنی اولادوں کو بھی خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرنے والے ہوں آمین۔

حروف کو جوڑ کر نام بنانا

احمد۔حمید۔حامد۔عبدل۔عابد۔عبید۔مینا

مون۔نسیم۔سلمٰی۔ولید۔سیما۔بینا۔سلمان

فارمولا کے استعمال سے کچن میں کھانا

بیکنگ سوڈا۔چینی۔انڈے کی سفیدی

فلاور۔پانی۔مکھن

کیک بنا سکتی ہیں☺

خلافت کے دم سے سبھی رونقیں
اطاعت سے گھر گھر میں ہیں برکتیں

شعر از وفا کے قرینے صفحہ 482

خالدہ ظفر_____بریمپٹن میک وین

آج ہر مسلمان یہ محسوس کر رہا ہے کہ مسلمانوں میں یک جہتی اوران کے اندر اتحاد اتفاق صرف خلافت کے ذریعے ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ گاہے بگاہے مختلف تحریکیں بھی چلتی ہیں مگر وہ اس حقیقت سے ناواقف ہیں کہ خلافت کا نظام جاری رکھنا فردِ ملّت کا کام نہیں بلکہ خلافت تو ایک حبلُ اللہ ہے جو قومی وحدت اور ملّی شیرازہ بندی کا واحد ذریعہ ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انما الامام جنۃ یقاتل من وراءہ (بخاری کتاب الجہاد)

کہ امام تو ایک ڈھال ہوتا ہے جس کے پیچھے ہو کر دشمن سے لڑائی لڑی جاتی ہے امام نہ ہو تو قومیں پراگندہ ہو جاتی ہیں۔ ان کے اندر انتشار وافتراق پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ آج مسلمانوں میں دکھائی دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے حقیقی ایمان کو زندہ کیا حقیقی معرفت جو دنیا سے ناپید ہو چکی تھی، تقوی، طہارت مفقود ہو چکا تھا۔ آپؑ کے ذریعے قائم کیا آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا اور آج روئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے خلافت کے آسمانی نظام کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے اور انہیں ایک واجب الاطاعت امام کے ساتھ اکٹھا کر کے ان کے اندر اتحاد، اتفاق، یک جہتی قائم کی۔ جو اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور باوجود قلت تعداد کے، مخالفتوں، مصائب، تکالیف کے، اسلام اور اس کے حقیقی پیغام کو دنیا میں پہنچانے میں پیش پیش ہیں۔

تاریخ احمدیت کے ورق ورق پر، قدم بہ قدم اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے والے احسانوں کا ذکر اس تواتر سے ملتا ہے کہ دل بے اختیار خدا کی حمد و توصیف میں جھوم اٹھتا ہے اور پیارے مسیح کی ہر دعا، ہر پیشگوئی، ہر الہام کو اس تیزی سے پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ایمان کی پختگی کا باعث بنتا ہے۔ جماعت پر کیا کیا وقت نہیں آیا، کتنے مظالم ڈھائے گئے، گھروں سے بے گھر ہوئے، جیلوں میں بے قصور سالہا سال ڈالے گئے، سینکڑوں شہید کئے گئے، اذیتیں، تکلیفیں، مصیبتیں کیا کچھ نہیں ہوا۔ مگر خدا نے اس روحانی سلسلہ کو تیز سے تیز تر کیا۔ پوری دنیا میں کہیں بھی چلے جائیں آپ کو احمدیت کے پروانے ایک ہی رنگ میں رنگے نظر آئیں گے جو کہ ہر قربانی پر اور امامِ وقت کی ایک آواز پر یک جا لبیک کہنے والے ہونگے۔

28 مئی 2010 کا دردناک واقعہ اجتماعی طور پر جماعتِ احمدیہ کو ایک بڑا نقصان پہنچانے کی کوشش میں کیا گیا مگر خدا کی شان کہ کسی بھی احمدی کے پائے استقلال میں لغزش تک نہیں آئی۔ مائیں، بہنیں، بیٹیاں، بیویاں، ایسے صبر واستقلال کی تصویر بنی بیٹھی تھیں کہ دیکھنے والے حیران تھے کہ اتنا حوصلہ کہاں سے آگیا۔ اُن کے دلوں میں سکون تھا، اُن کو پتہ تھا کہ اُن کا پیارا امام، اُن کا روحانی باپ اُن کے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں مانگنے والا موجود ہے۔ ان کے زخموں پر مرہم رکھنے والا ان کو ہر تکلیف میں صبر وہمت اور خدا کی رضا میں راضی رہنے کا حوصلہ دینے والا ہے ان کی آنکھوں کی ہلکی سی نمی بھی اس کے دل پر آنسوؤں کی بارش برسا دیتی ہے۔ دن رات اپنی جماعت کے لئے سراپا دعا بنا رہتا ہے۔

28 مئی 2010ء کے واقعے کے بعد تمام احمدی احباب اپنے احمدی بھائیوں کی عیادت کیلئے ہسپتال جاتے تھے۔ زندگی میں پہلی بار ہسپتال میں اتنا سناٹا محسوس ہوا۔ بے حد خاموشی تھی، احمدی خواتین کچھ کپڑا بچھا کر زمین پر اور کچھ کرسیوں پر بالکل خاموش بیٹھی ہوئی تھیں۔ زیر لب دعائیں پڑھ رہی تھیں، نہ کوئی شکوہ نہ شکایت، جو لوگ زخمی تھے اُن میں کسی کو گولیاں لگی ہوئی تھیں کسی کا جسم چھروں سے زخمی تھا مگر مجال ہے کسی کے منہ سے کوئی آہ نکلی ہو۔ ایسے خاموش لیٹے تھے جیسے اپنے جسموں پر زخم نہیں پھول سجا کر بیٹھے ہوں۔ اتنا حوصلہ، اتنا صبر، اتنا سکون ناقابل یقین ہے۔ یہ تحریر لکھتے ہوئے آج بھی میرا دل لرزتا ہے کہ اتنے زخم کھا کر مسکرانا، اوران کی بیویاں، بیٹیاں، مائیں حوصلے کی چٹانیں بنی بیٹھی ہوئی تھیں وہ کون سی طاقت تھی؟ وہ طاقت تھی خلافت کے اس روحانی نظام کی، اس مسیح کی جماعت کی طاقت جو انہیں بکھرنے اور منتشر نہیں ہونے دے رہی تھی۔ وہ کسی کو بد دعا نہیں دے رہے تھے وہ تھانوں میں مقدمے نہیں درج کروا رہے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اُن کی ایف آئی آر تو خدا نے کاٹ لی ہے۔ اُن کی ساری پیشیاں خدا نے بھگتانی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اطاعت کی عظیم الشان نعمت کا اظہار تصور خلافت کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ انسان کی تمام تر سعادتیں جذبہ اطاعت میں مضمر ہیں یہی اطاعت ہے جس کی حقیقی روح اسے کامل طور پر ادا کرنے والے میں ہے۔

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ خلافت کی اطاعت کے بارے میں فرماتے ہیں

”رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے رشتے میں پرویا جائے۔یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے، آج کل مسلمان نمازیں پڑھتے ہیں صحابہؓ کرام بھی حج ادا کرتے تھے، مسلمان بھی حج ادا کرتے ہیں فرق کیا ہے؟ یہی کہ صحابہؓ میں ایک نظام کا تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حدِّ کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ انہیں جب کوئی حکم دیتے صحابہؓ اسی وقت عمل کیلئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ لیکن یہ اطاعت کی روح آج کل مسلمانوں میں نہیں ہے کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا پس جب بھی خلافت ہو گی تو اطاعت رسول بھی ہو گی“۔(تفسیر کبیر جلد ششم سورہ نور صفحہ 369)

جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے اس حوالہ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ خلافت سے وابستہ نہ ہونے سے منتشر خیالی پیدا ہوتی ہے کیونکہ آپ کا کوئی محور و مرکز نہیں ہوتا، ہر بندہ اپنی اپنی بولی بول رہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ آج کل کرونا وائرس نے ساری دنیا میں دہشت پھیلائی ہوئی ہے۔ ساری دنیا بے بسی اور بے کسی کی تصویر بنی بیٹھی ہے موجودہ صورتحال کے پیشِ نظر آئندہ آنے والے دنوں کے متعلق کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ علماء اور مولوی حضرات ہر روز کوئی نیا شوشہ چھوڑ کر اپنا مذاق بنوا رہے ہیں لیکن ایسے وقت میں جماعت احمدیہ اپنے پیارے امام کے زیرِ سایہ اُن کی ہدایات کے مطابق دعاؤں اور عبادات اور صدقات کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ اس خوف کی حالت میں بھی ان کے دل قدرے مطمئن ہیں کیونکہ خدا کے بعد ان کے تمام اضطراب اور بے چینی کو محسوس کرنے والا اُن کا روحانی باپ اُن کے اوپر دعاؤں کی رداء تانے بیٹھا ہے۔ تمام احباب جماعت جانتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کا ہر حکم اُن کے لئے اوّل ہے جیسا کہ حضور نے کافی عرصہ پہلے ہی تمام جماعت کو ایمرجنسی حالات سے نمٹنے کے لیے لسٹ تیار کروا کر دی تھی۔ کافی حد تک لوگوں نے اس پر عمل کیا اور جو کوئی اپنی مالی استطاعت کی وجہ سے ایسا نہیں کر پا رہا ہے جماعت اُن کی بھرپور مدد کر رہی ہے اور باقی مسلمان اس بیماری اور آفت کو کافروں کے لئے عذاب قرار دے کر ہنسی اور ٹھٹھا میں مصروف رہے اور آج جب مصیبت سر پر آن پڑی تو ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے ہیں۔

اسکی ایک مثال کچھ یُوں ہے۔ میری ایک غیر احمدی بہن نے کہا کہ آپ لوگوں نے تو اپنے خلیفہ کے کہنے پر سب انتظام کر لئے ہمیں تو کوئی بتانے والا نہیں تھا بلکہ مولوی تو کہتا ہے کہ مسلمان پر یہ عذاب نہیں آنا یہ تو صرف کافروں کے لیے ہے۔

یہ خلافت ہی کی برکت ہے کہ آج ہم ایک مضبوط کڑے میں بندھے ہوئے ہیں۔ ہماری دینی دنیاوی، روحانی، مالی ہر قسم کی تربیت ہو رہی ہے۔ آج ہم خلافت سے وابستہ ہونے کی وجہ سے دنیا کی کتنی ہی آلائشوں سے بچے ہوئے ہیں۔ ہر مخلص، سچا احمدی ہر آن خدا کے آگے سربسجود ہو کر اس نعمت کا شکر ادا کرتا ہے جو ہمیں ہر خوف میں امن، ہر مصیبت اور مشکل میں صبر و دعا، حوصلہ و ہمت عطا کرتا ہے۔

احمدیوں کو بے گھر کرنے والے، انہیں ان کے عُہدوں سے ہٹانے والے، ان کی زندگیوں میں رکاوٹیں پیدا کرنے والے، اب خود کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ ہم ان کو جتنا گراتے ہیں یہ اتنا ہی ترقی کرتے جاتے ہیں، ہم ان کو بے گھر کرتے ہیں کچھ عرصہ بعد وہ عالی شان گھروں میں رہتے ہیں، ہم ان کے گھر، دکانیں اور کاروبار تباہ کرتے ہیں وہ بڑے بڑے بزنس مین بن جاتے ہیں۔ وہ نادان نہیں جانتے کہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کو وہ تمکنت، عظمت اور عالمگیر ترقی عطا فرمائی ہے جو جاری و ساری ہے اور رہے گی۔ یہ زندہ و تابندہ معجزہ کا حکم رکھتی ہے خدا تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کے حقیقی وارث بننے کی توفیق دے۔ آمین۔

آج جس پُر آشوب دور سے ہم گزر رہے ہیں وہ واقعی نفس کے جہاد کا دور ہے۔ ہم احمدیت کے نام پر باہر کے ممالک میں آکر یہاں کی سہولیات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اچھے مستقبل کے لئے ہر سہولت موجود ہے مگر ہمیں کبھی یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم کس وجہ سے یہاں آئے ہیں۔ ہمارا اصل محور و مرکز ہماری جماعت اور اس کے ساتھ دلی وابستگی ہے۔ اس مقصد اور نظام سے نکل کر کوئی نجات نہیں۔ اطاعت امام ہی ہمارا مقصد و منشاء ہے اور کچھ نہیں، آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا مختصر سا اقتباس پیش کروں گی جو حضورؓ نے اگست 1947 میں ہجرت کے موقع پر تحریر فرمایا تھا ہمیں چاہیے کہ ہم اسے بار بار پڑھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

”اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کے قدم کو ڈگمگانے سے محفوظ رکھے، سلسلہ کا جھنڈا نیچا نہ ہو، اسلام کی آواز پست نہ ہو، خدا کا نام ماند نہ پڑے، قرآن سیکھو اور حدیث سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ، اور خود عمل کرو اور دوسروں کو عمل کراؤ۔ زندگیاں وقف کرنے والے ہمیشہ تم میں سے ہوتے رہیں، خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو، صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن اور تقویٰ تمہارا لباس ہو، خدا تمہارا ہو اور تم اس کے ہو“۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل 16 فروری 2006 صفحہ 5 کالم نمبر 1)

قُرّۃ اعین

طاہرہ تنویر صاحبہ اہلیہ محمود احمد سوبھی صاحب حلقہ بریڈفورڈ سے لکھتی ہیں کہ اُنکی بیٹی فرخندہ محمود احمد سوبھی اور قادر احمد کاہلوں امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 16 دسمبر 2019 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام ولی احمد تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ آصفہ طاہر کاہلوں صاحبہ اور طاہر احمد کاہلوں صاحب آف امریکہ کا پوتا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

ممبرات سے ”ولی احمد کاہلوں“ کی صحت و سلامتی والی فعال اور خادمِ دین ہونے والی لمبی زندگی کے لیے دُعا ہے۔

آئندہ نسلوں کے مستقبل کی حفاظت

خلافت کی اطاعت میں پنہاں ہے

ثمینہ طاہر_____احمدیہ ابوڈ آف پیس

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔(سورہ النور آیت 56)

قرآن مجید کی آیت استخلاف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نظامِ خلافت جو مومنوں کو بطور انعام عطا کیا جاتا ہے۔ایک نہایت ہی بابرکت اور عظیم الشان نظام قیادت ہے۔ایمان اور عمل صالحہ کے زیور سے آراستہ مومنین کی جماعت میں یہ نظام خود اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں قائم کیا جاتا ہے۔

اصطلاحاً خلیفہ سے مراد نبی کا قائمقام اور اُس کا جانشین ہوتا ہے۔علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ اَلْخَلِیْفَۃُ مِنْ یَّقُوْمُ مَقَامَ الذَّاھِبِ وَ یُسَدُّ مَسَدَّہٗ۔(النھایۃ جلد 1 صفحہ 315)

خلیفہ اس کو کہتے ہیں جو کسی جانے والے کی جگہ کھڑا ہو اور اس کے جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والے خلاء کو پُر کر سکے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔اور اس عظیم کام کے لیے طویل المدت پروگرام تھے۔جس کے لئے ہماری ایک یا دو نہیں بلکہ آئندہ آنے والی بے شمار نسلوں کے مستقبل کی حفاظت کے لیئے مسلسل قربانیوں کی ضرورت تھی۔

خدائے بزرگ و برتر نے اس مقصد کے لیئے قدرتِ ثانیہ کے طور پر احمدیت کو خلفاء کے ایسے مبارک وجود بخشے ہیں جو ہماری قربانیوں میں تسلسل کے ضامن ہیں۔تاریخ کے ہر موڑ پر جس لائحہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کے لیئے اللہ تعالیٰ ان خلفاء کے دلوں میں مناسب تحریکات القاء فرماتا ہے اور وہ ان تحریکات کو جماعت کے سامنے پیش کرتے ہیں۔یہ تحریکات الٰہی منشاء سے خلفاء کے دلوں پر نازل ہوتی ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو۔اور جو تم سے محبت کرتے ہیں۔تم ان کیلئے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں“۔(مسلم کتاب الامارۃ باب۔۔الائمۃ وشرارھم)

اس حدیث کے مطابق خلفائے احمدیت نے جماعت سے بے پناہ محبت کے اظہار میں اور خلفاء نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے تابع روحانی، تربیتی، علمی اور انتظامی تحریکیں جاری کی ہیں۔یہ تحریکات احمدیت کے شجر پر بہار کے وہ پھل اور پھول ہیں جو دورِ خزاں میں بھی رونقِ چمن بنے رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان میں ایسی برکت ڈالتا ہے جو الٰہی تقدیروں ہی کی فسوں کاری ہے اور کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں۔آیئے ان خدا نما وجودوں کی اپنی جماعت کی آئندہ نسل سے محبت کی چند جھلکیاں دیکھیں۔

خلافتِ احمدیہ کے پہلے خلیفہ کی زندگی کے بے شمار روشن پہلو ہیں جن میں سے ایک نمایاں وصف آپ کا قرآن کریم سے عشق تھا اور آپ نے ہر مقام پر اس عظیم الشان کتاب کے علوم سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔عورتوں کو خصوصاً درس دیئے تاکہ آئندہ نسلوں کی آبیاری میں اس علم کی جھلک پیدا ہو سکے۔علاوہ اس کے آپ کی ذات علومِ دینیہ کے حصول کی ہمیشہ طالب رہی اور آپ نے ہمیشہ اپنے ساتھ بہت سے نوجوانوں کو اپنی شاگردی میں رکھا تاکہ اُن کی عمدہ تعلیم و تربیت کر سکیں۔آپ نے جماعت کے بچوں کے لیئے مئی 1906 سے ایک رسالہ تصنیف فرمانا شروع کیا جس کا نام ”دینیات کا پہلا رسالہ“ تھا۔پھر جب آپ جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ مقرر ہوئے تب آپ نے جو تقریر فرمائی اُس کے آخری الفاظ کچھ یوُں تھے کہ ”وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں۔اُن میں خصوصیت سے میں قرآن کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے، واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے کو شامل کرتا ہوں۔پھر تعلیم دینیات، دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لیئے اُٹھاتا ہوں۔جس نے فرمایا ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔”یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی“۔اس حصہ تقریر سے ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں دینی تعلیم کو عام کرنے اور دینی درسگاہ کے قیام سے متعلق کس قدر جوش تھا۔چنانچہ اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ نے سب سے پہلی تحریک یہ فرمائی کہ مدرسہ احمدیہ جس کی بنیاد۔۔۔۔حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں رکھ دی گئی تھی مگر سرمایہ کی وجہ سے اُسے اعلیٰ پیمانہ پر نہیں چلایا جا سکتا تھا اس کے شایانِ شان طریق پر چلایا جائے۔“(حیاتِ نور صفحہ 408)

یوُں آپ کی تحریک پر یکم مارچ 1909ء کو اس درسگاہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے باقاعدہ قوانین مقرر کئے گئے اور نہایت اعلیٰ جیّد علماء اس میں اساتذہ مقرر ہوئے۔ شاگردوں میں جماعت کے ایک دیرینہ خادم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم بھی شامل تھے جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی شاگردی نصیب ہوئی۔

اس طرح خلیفہ اولؓ کے بعد خلیفہ ثانیؓ نے بھی آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت کے لیئے نہایت شاندار کارنامے انجام دیئے جنہیں افرادِ جماعت نے نسلاً در نسلاً اپنایا اور ان کے فیض سے مستفیذ ہوئے۔ آپ کے نئی نسل سے محبت کے لیئے آپ کا درد ان الفاظ میں بیان ہے۔

؎ نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے — پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو
چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو — تا کہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ

اس کے علاوہ حضور نے فرمایا کہ ”میں نے متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان اصول کی حامل نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی اور مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں۔ اُس وقت تک اس سلسلہ کا ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اُٹھ سکتا“۔ (مشعلِ راہ جلد اول صفحہ 14)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا آئندہ نسلوں پر ایک جو بہت بڑا احسان ہے وہ تنظیموں کا قیام ہے جس کے باعث بچپن سے لے کر جوانی تک ہر ایک احمدی بچہ ایسی شاندار تعلیم و تربیت حاصل کر لیتا ہے کہ وہ یقیناً جماعتِ احمدیہ کا درخشندہ ستارہ بن جاتا ہے۔ آپ کے دورِ خلافت سے قبل بھی آپ نے احمدی نوجوانوں کی بہتری کے لیئے متعدد تحریکات کا آغاز کیا۔ جن میں نمایاں تحریک 1900ء میں ”انجمن تشحیذ الاذہان“ کی بنیاد رکھنا ہے۔ جس کا مقصد نوجوانانِ احمدیت کو تبلیغِ اسلام کے لیئے تیار کرنا تھا اور فروری 1902ء سے آپ نے احمدی طلباء کے لئے ایک تربیتی کلاس شروع کی۔ اسکے علاوہ اپنے دورِ خلافت میں آپ نے نوجوانوں کو ایک بیدار اور مفید وجود بنانے کے لیئے نہایت اہم کام کیے۔

آگے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی شفقت دیکھیں تو آپ نے بھی نئی نسل کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لیے بہت سی تحریکات فرمائیں۔ آپ کا ایک ارشاد ہے کہ ”میں نے بڑا غور کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہم پر جو دوسری نسل احمدیت کی اس وقت ہے اور ہماری اگلی نسل پر جو اس وقت بچے ہیں۔ ان دو نسلوں پر قربانیاں دینے کی انتہائی ذمہ داری ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم ایک ایسے زمانہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ جس میں ترقی اسلام کے لیئے جو مہم جاری کی گئی ہے۔ وہ اپنے انتہائی نازک دور میں داخل ہو چکی ہے اور ہمیں اور آنے والی نسل کو انتہائی قربانیاں دینی پڑیں گی۔ تب ہمیں اللہ تعالیٰ وہ عظیم فتوحات عطا کرے گا جس کا اُس نے ہم سے وعدہ کیا ہے“۔ (مشعلِ راہ جلد دوم صفحہ 47)

اسی نقطۂ نظر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت کے سامنے آنے والی نسلوں کی تربیت کے لیئے متعدد پروگراموں کا آغاز فرمایا۔ ایک بہت ہی خاص تحریک قرآن کریم یاد کرنے کی تھی اور عمدہ حافظہ کے لئے سویابین کے استعمال کی تلقین تھی۔ علاوہ اس کے آپ نے ”28 اکتوبر 1979ء کو غلبہ اسلام کی دوسری صدی کے استقبال کے لیے ایک دس سالہ پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان دس سالوں میں ہر بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنا جانتا ہو۔ ناظرہ جاننے والے ترجمہ و تفسیر سیکھیں۔ ہر بچہ کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے۔ 7 مارچ 1980ء کو آپ نے یونیورسٹی کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے لیئے خصوصی انعامات کا اعلان فرمایا اور جماعت کے سامنے عظیم الشان تعلیمی منصوبہ رکھا“۔ (بدر شمارہ 18-6، 19 تا 13 مئی 2010ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا دور ہم میں سے بہت سوں کے سامنے ہے کہ کس طرح آپ نے جماعت کی آئندہ نسلوں کے لیئے وقفِ نو جیسی عظیم الشان تحریک کا آغاز فرمایا اور جماعت احمدیہ کے مستقبل کو کئی صدیوں کے لیے محفوظ ہاتھوں میں سپرد کرنے کے لیے افرادِ جماعت کو تیار کر دیا۔ آج نہ صرف وہ واقفینِ نو بچے پوری دنیا میں اہم جماعتی عہدوں پر خدمات انجام دے رہے ہیں بلکہ وہ اپنی آئندہ نسل کو بھی اس تحریک کا حصہ بنا کر خلافت کی اطاعت میں شامل ہونے والے بن رہے ہیں۔

نظامِ جماعت کے ساتھ وابستگی اور اس کی اہمیت و افادیت کے بارے میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ”خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہو گی پس اس رسی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہو گا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہو گا۔ اس لیے ہر ایک آدمی جس کا اسکے خلاف نظریہ ہے وہ ہوش کرے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 اگست 2005)

ہمارے پیارے موجود امام کی آئندہ نسلوں کی آبیاری کے لیے جو بے پناہ محبت اور لگن ہے اُس کا اظہار آپ کی متعدد کلاسوں سے ہوتا ہے جو کہ آپ ہر ملک کے بچوں کیلئے اپنے دورہ کے دوران خاص رکھتے ہیں۔ ہر بچہ، بچی، طالب علم، نوجوان یہاں تک کہ بڑے بھی بہت سی نصائح لینے والے بنتے ہیں۔ پھر بچوں کے سوال و جواب کا سلسلہ اور خلیفہ وقت کا مشفقانہ نصائح فرمانا، نیز بچوں کے تعلیمی نصاب سے لے کر اُنکی ذاتی مشکلات، موجودہ دور کی برائیوں اور سوشل میڈیا کے صحیح استعمال کیلئے راہنمائی اُنہیں ہماری اگلی نسلوں کی حفاظت کا ضامن بنانے والا ثابت ہوتا ہے۔

آخر میں اپنے مضمون کو ان الفاظ کے ساتھ سمیٹتی ہوں کہ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری اور ہماری آئندہ نسلوں کی بھلائی خلافت سے دلی وابستگی اور خلیفۂ وقت کی غیر مشروط مکمل اطاعت میں ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو اپنے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں قرار دے کر دراصل ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ دیکھو میرے ساتھ اور میرے بعد خلفاء کے ساتھ اگر تم نے پختہ تعلق رکھا اور اطاعت کا حق ادا کیا تو تب ہی تم سرسبز اور شاداب رہ سکو گے۔ اللہ کرے کہ ہم نے جو عہد باندھا ہے ان الفاظ کو اپنے عمل کے سانچوں میں ڈھالنے والے ہوں اور حقیقی معنوں میں خلفائے وقت کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ بھی خلافت کی اطاعت میں رہتے ہوئے اپنی نسلوں کی آبیاری کریں اور خلافتِ احمدیت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے۔ آمین۔

خلافت کی اطاعت اور ایم ٹی اے سے وابستگی

خلافت ملت بیضاء کے حق میں
حصار امن و ایمان و یقیں ہے

صدف علیم صدیقی
لائیڈ منسٹر

خلافت ایک فضل ربانی ہے جو ان خوش قسمتوں کو ودیعت کی جاتی ہے جو نبوت جیسی نعمتِ خدائے عزوجل سے بہرہ ور ہو کر اسکی اطاعت و شکر گزاری میں شب و روز گزارتے ہیں۔ انکو یہ خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ اب جب تک تم میں ایمان کی خوباتی ہے اطاعت کا جذبہ قائم ہے یہ نعمت تم میں باقی رہے گی۔ لیکن اسکی اولین شرط اطاعت ہے۔

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی — یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری — رہے گا خلافت کا فیضان جاری

(محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ)

اطاعت کے بغیر عہد بیعت بھی بے فائدہ اور جماعت میں شمولیت بھی ازدیادِ ایمان کا باعث نہیں ہوتی بلکہ ایک طرح سے منافقانہ طرز عمل کا ثبوت ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ مومنین کو اطاعت کے بدلے میں ملنے والے انعامات کی خوشخبری دیتے ہوئے کتاب رحمان میں فرماتا ہے کہ

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (النساء:70)

ترجمہ: اور جو بھی اللہ کی اور اِس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

خلافت کی نعمت سے فیض یاب ہونے کے لیے سب سے اہم چیز اسکا اقرار کرنے کے بعد اسکی اطاعت کرنا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یعنی امام ہماری ڈھال کس طرح بن سکتا ہے؟ اُسی وقت جب ہم اسکی اطاعت کرنے والے ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی کیا چیز انکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظور نظر بنا گئی، اُن کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت۔

خلافت کی اطاعت کے لیے خلیفہ وقت کے پیغامات اور انکی نصائح کو سننا ضروری ہے جس کا فی الوقت سب سے بڑا ذریعہ ایم ٹی اے ہے۔ جہاں پر ہم ہر جمعے کو اپنے پیارے آقا کا خطبہ سن سکتے ہیں اور انکے ارشادات پر عمل پیرا ہوسکتے ہیں۔ ایم ٹی اے بھی جماعت احمدیہ کے لیے ایک معجزات سے بھری روحانی خزائن کی تھیلی ہے۔ جس کی ذریعے سے دین حق یعنی حقیقی اسلام کا پیغام دنیا بھر میں پہنچایا جاتا ہے۔ نت نئی ایجادات سے فائدہ اٹھانے اور دین حق کی تبلیغ کے ضمن میں 12 دسمبر 1902 کو خدا تعالیٰ سے بذریعہ الہام بشارت پا کر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا: يُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ ۔ ترجمہ: ایک منادی کرنے والا آسمان سے پکارے گا۔" (بدر19 دسمبر1902)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشاعت دین کی خاطر جدید ذرائع کے استعمال میں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں جو پہلا کام کروایا وہ فونو گراف کا استعمال تھا۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر مُہرِ ثبت دیتا ہے کہ

آواز آرہی ہے یہ فونو گراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

پھر اسکے بعد تاریخ احمدیت میں اس ضمن میں ایک اور خاص واقعہ تب ہوا جب مسجد اقصیٰ قادیان میں پہلی دفعہ 7 جنوری 1938 کو لاؤڈ سپیکر لگا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اس دن خطبہ جمعہ میں فرمایا:

" اب وہ دن دُور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس و تدریس پر قادر ہو گا۔ ابھی ہمارے حالات ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے، ابھی ہمارے پاس کافی سرمایہ نہیں اور ابھی عملی دقتیں بھی ہمارے راستے میں حائل ہیں۔ لیکن اگر یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی دے رہا ہے اور جس سرعت سے ترقی دے رہا ہے، اس کو دیکھتے ہوئے سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب زمانہ میں ہی یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں گی"۔ (الفضل 13 جنوری 1938)

لاؤڈ اسپیکر پھر آڈیو کیسٹس اور پھر وڈیو کیسٹ کی ریکارڈنگ کے ذریعے خطبات اور تقاریر احباب جماعت تک پہنچائے گئے۔

آخر کار وہ مبارک دن بھی آن پہنچا جب قدرت ثانیہ کے مظہر رابع کے ذریعے جماعت احمدیہ کے ایک اپنے ذاتی چینل کا قیام عمل میں آیا اور وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (التکویر:8) ترجمہ: اور نفوس ملا دیئے جائیں گے، یعنی مختلف النوع افراد و اقوام کا اجتماع و ادغام ہو گا۔ کی قرآنی پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آیا۔ اب خلیفہ وقت کے خطبات جمعہ سننے کے لیے انتظار کی زحمت اٹھانی نہ پڑتی ہے اور تمام دنیا کے جلسہ جات کی لائیو کوریج کے ذریعے اپنے اپنے گھر میں بیٹھا ہر احمدی اپنے آپکو اسی کا ایک حصہ سمجھتا ہے بلکہ اپنے پیغامات بھی بھجوا سکتا ہے۔ **(بقیہ صفحہ 23 پر)**

خلفائے احمدیت کی اتباع میں اپنے گھر کو جنت نما بنانا

افشاں نعیم _____ بریمپٹن ایسٹ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ۔ (الروم:22)

اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔

اسلام دینِ فطرت ہے اور عائلی زندگی کا آغاز نکاح کے مقدس تعلق سے کرتا ہے اس کا مقصد سکون اور راحت و پیار و محبت ہے تاکہ ایک خوبصورت زندگی کا آغاز ہو۔ پھر اسلام شادی کو اخلاق و عفت کی حفاظت اور پاک دامنی کی زندگی گزارنے کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔

زندگی خدا تعالیٰ کی سب سے بہترین عطا ہے اور خاندان کا سب سے حسین جزو۔ اس جزو کو کل بنانے کا سرمایہ حیات اور کلید ہے میاں ،بیوی اور اولاد۔ اولاد اس زندگی میں رب کا سب سے حسین تحفہ ہے جو باری تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے اور اس کیلئے پیارے رب نے عائلی زندگی کو وسیلہ بنایا ہے۔

حدیث شریف میں ہے ”مؤمنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مؤمن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں کیساتھ بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔“(ترمذی کتاب المناقب)

جنت نظیر گھر ہی خدا تعالیٰ کے حضور شکر کا نذرانہ ہوتے ہیں۔ اُسوۂ رسولؐ کے مطابق تعلیم دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنی جماعت کو وہی درس دیتے ہیں جس سے ایک گھر کا خوبصورت نقشہ کھینچا جاسکتا ہو۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

”چاہیے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہی تو یہی عورتیں ہوتی ہیں اگر ان ہی سے تعلقات اچھے نہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 300)

پھر ایک اور مقام پر تاکیداً حکم دیا کہ

”ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے“۔(کشتی نوح صفحہ 19)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نصیحت ہر ایک احمدی گھر کو جنت نما بنانے کیلئے کافی ہونی چاہیئے کیونکہ ہم اگر اپنے مسیح کی اطاعت کرنے والے نہیں بن سکیں گے تو جماعت کا حصہ کیسے رہ پائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی پیرو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ہمیں اس رنگ میں نصیحت فرماتے ہیں

”پس عزیزو! تم دیکھو اگر تم کو اپنی بیوی کی کوئی بات ناپسند ہو تو تم اس کے ساتھ پھر بھی عمدہ سلوک کرو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس میں عمدگی اور خوبی ڈال دیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک بات حقیقت میں عمدہ ہو اور تم کو بری معلوم ہوتی ہو“۔

(خطبہ نکاح فرمودہ 13 ستمبر 1907)

یہ نصیحت بظاہر مردوں کو ہے لیکن عورتوں سے بھی اسکا برابر کا تعلق ہے کیونکہ ہمارے پیارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ہمیں یہی نصیحت فرماتے ہیں کہ اگر گھروں میں امن رکھنا ہے تو برائیوں کی بجائے ایک دوسرے کی اچھی باتیں زیادہ گنا کرو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی دو بیویاں تھیں۔ دونوں بیویاں ہی آپکے لیئے باعثِ اطمینان و سکون تھیں۔ آپ کی دوسری زوجہ جن کو اماں جی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ عورتوں میں بیعت کرنے والی پہلی عورت تھیں اور جماعت کی عورتوں کے لیے ایک نہایت بابرکت وجود تھیں۔ جب آپکی سیرت کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ جنت نظیر معاشرہ بنانے میں بچوں کی تربیت سے لے کر خواتین کی تربیت کے لیے بھی کس قدر کوشاں رہتی تھیں۔

پھر قُدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خدائی منشاء کے تحت 7 شادیاں کیں اور آپکی تمام بیویاں اپنے شوہر اور خلیفہ وقت کے اتباع کے نتیجے میں قیمتی ہیروں کی مانند چمکدار ثابت ہوئیں۔ اپنی اولاد کی تربیت اور گھر کے جنت نما ماحول کے ساتھ کثرت سے احمدی عورتوں کی تربیت کے سامان کرنے والی بنیں۔ حضور کی تمام شادیوں کا مقصد احمدیت کی اگلی نسلوں کی اعلیٰ تربیت ہی تھا اور آپ نے اپنی بیویوں کی تعلیم و تربیت خود اپنے ہاتھ سے کی۔ اور اپنی ازواج کے متعلق ہمیشہ نہایت محبت سے اظہارِ وفا کیا۔ یہاں تک کہ اپنے ایک نکاح کے اعلان کے وقت بھی آپ نے اپنی ایک مرحومہ بیوی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ”آج تک میں نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں امتہ الحئی مرحومہ کے لیئے دُعا نہیں کی“۔(سوانح فضل عمرؓ صفحہ 342)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے کے عزت اور احترام کے ساتھ، حُسنِ خُلق سے کام لیتے ہوئے گھر کے ماحول کو عمدہ بنا سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اہلی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی اہلیہ حضرت سیّدہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ فرماتی ہیں

''میری اعلیٰ ترین تربیت کا ہر وقت خیال رہتا۔ ایک دن ازراہِ حوصلہ افزائی فرمانے لگے۔ ''میں اس ہیرے کو ہزاروں پہلوؤں سے اس طرح چمکانا چاہتا ہوں کہ دُنیا جس طرف سے دیکھے اس میں چمک ہی چمک نظر آئے۔'' پھر فرمانے لگے ''میری یہ خواہش ہے کہ تاریخ یہ لکھے کہ اس شخص کی زندگی میں دو عورتیں آئیں اور دونوں ہی عظیم''۔ میں سوچتی ہوں کہ اگر ہر خاوند کے دل میں اتنی اعلیٰ اور ارفع خواہشات اپنی بیوی کی تربیت کے لیے پیدا ہو جائیں تو پھر عورتوں کی تربیت کا مسئلہ ہی باقی نہ رہے''۔ (حیاتِ ناصر صفحہ 85)

یہ ہے وہ مثالی نمونہ جس کی آج ہر گھر کو ضرورت ہے۔ ہر خاندان کی اکائی کی بنیاد ایک دوسرے کے احترام میں مضمر ہے۔ ایک دوسرے کی خواہشات کو محبت سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم وہ گھر بنا سکیں جس کی ہمارے خلفاء ہم سے توقع رکھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا

''حقیقی جنت گھر کی تعمیر میں ہے حقیقی جنت رحمی رشتوں کو مضبوط کرنے میں ہے اگر تم رحمی رشتوں کو کاٹو گے تو خدا کے رحم سے بھی کاٹے جاؤ گے اور رحمانیت سے کاٹا گیا وہ کہیں کا نہیں رہا۔ پھر خدا کی طرف سے تمھاری دعاؤں کے باوجود رحم کا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ پھر فرمایا اپنے گھروں کو جنت نشان بنائیں۔ اپنے تعلقات میں انکسار اور محبت پیدا کریں ہر اس بات سے احتراز کریں جس کے نتیجے میں رشتے ٹوٹتے ہیں اور نفرت پیدا ہوتی ہے''۔

(خطاب لجنہ برطانیہ 26 جولائی 1990)

ہم سب جانتے ہیں کہ عائلی مسائل بچوں پر بہت بُری طرح اثر انداز ہوتے ہیں بعض اوقات کئی بچے پیدا ہونے کے بعد اور کافی عرصہ شادی شدہ زندگی گزارنے کے بعد مرد کے دل میں دوسری شادی کی خواہش جنم لیتی ہے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دینے کے بہانے بناتا ہے یا ایک عرصہ کے بعد بیوی کہتی ہے کہ میں نے اپنی زندگی اس شخص کے ساتھ بڑی تکلیفوں میں گزاری ہے اب برداشت نہیں کر سکتی اس لئے خلع لینی ہے دونوں حالات میں بچے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس لیئے تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنے گھروں کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں اور کسی قسم بھی تکلیف کا سامنا کرنے پر ان نمونوں سے نصیحت لینے کی کوشش کریں جو ہمارے خلفاء نے ہمارے لیئے قائم کی ہیں۔

اپنے مضمون کا اختتام میں پیارے حضور کے ان الفاظ پر کرتی ہوں ''اللہ تعالیٰ میرے الفاظ میں اثر پیدا کر دے کہ اجڑے ہوئے گھر جنت کا گہوارہ بن جائیں'' (خطبات مسرور جلد چہارم)

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ آج کے اس ظلمت و گمراہی اور اندھیروں کے دور میں ہر احمدی اپنے گھروں کو جنت نظیر بنائے اور امن و آشتی کے نور سے بھر دے اور اپنے نمونے سے اس دنیا کو بتادے کہ اسلامی تعلیمات کو اپنانے اور ایک خلیفہ کی اطاعت کے سوا گھریلو امن و سکون کی کوئی اور ضمانت نہیں۔ کیا ہی مبارک ہے وہ گھرانہ جس میں صدق دل سے محبت اور پیار کی زبان بولی جاتی ہے کہ دلوں کو جیتنے کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔

(بقیہ از صفحہ 21)

حضرت خلیفہ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا

''پس یہ آسمانی سفر کا آغاز ہوا ہے۔ یہ ایم-ٹی-اے کی لہریں جو تمام دنیا میں آسمان سے اترتی ہیں یہ اس سفر کا آغاز ہے۔ ابھی بہت کچھ ہے جو آگے آنے والا ہے۔ اگلی صدیاں جو کچھ دیکھیں گی آپ یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کتنی بڑی عظمتوں کی بنیاد ڈالی جا چکی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شکر کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔'' (الفضل انٹرنیشنل 4 جولائی 1997)

جس کے ساتھ اتنی برکات وابستہ ہیں تو سوچیں اسکے ساتھ وابستگی سے ہمیں کس قدر فضائل اور برکات حاصل ہو سکتے ہیں۔ فی زمانہ ہر دنیاوی ٹی وی چینل صرف اور صرف بے حیائی، بے راہروی پر مبنی اخلاق باختہ چیزیں ہی دنیا کو دیکھا کر انکی اخلاقی حالت کو اور بگاڑنے کا سامان پیدا کر رہی ہیں اس دور میں ایم ٹی اے ایک روحانی مائدے کا ساکام سرانجام دے رہا ہے۔ روح کی پلیدگی کی اخلاقی صفائی اور دھلائی کر کے اسے مصفا کرنے کا کارِ خیر آج صرف اور صرف ایم ٹی اے ہی سرانجام دے رہا ہے۔

آجکل کے مشکل وقت میں جب تمام دنیا خدا تعالیٰ کے جلال کے نظارے دیکھ رہی ہے اس وقت میں خلیفہ وقت کا جماعت کو بار بار ایم ٹی اے دیکھنے کی تلقین اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتی ہے۔

اس دور پُر آشوب کی ظلمتوں سے بچنے سے یہ واحد علاج ہے۔ گھر بیٹھے اسکے ذریعے علم و فہم میں بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے اور خلیفہ وقت کی پُر معارف نصائح سے فیض بھی پایا جا سکتا ہے۔ ہمارے پیارے امام ہماری خاطر خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں جن میں موجودہ حالات کے بارے میں راہنمائی موجود ہوتی ہے اور ان وبائی مرض کی دنوں میں جب ہر طرف سے پریشان کن اطلاعات حوصلے پست کر رہی ہیں اس وقت میں ایم ٹی اے کے برکات سے بے چین دل سکون پا رہے ہیں۔ بے قرار روحوں پر سکینت اتر رہی ہے۔ پس یہ ثابت ہوا کہ اب ہماری بقا کا دار و مدار صرف اور صرف اطاعت خلافت اور ایم ٹی اے سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔

اس فانی دنیا میں قرب الٰہی حاصل کرنے، خلیفہ وقت کے دعاؤں کے وارث بننے کے لیے خلافت کے ہر حکم کی کامل وفا کے ساتھ تعمیل کی جائے اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ایم ٹی اے پر دینی پروگرام دیکھنے میں صرف کیا جائے، سوشل میڈیا پر فضول وقت ضائع کرنے اور بے جا افواہوں پر مبنی پیغامات ادھر سے ادھر کرنے کی بجائے اپنے وقت کو مثبت کاموں میں صرف کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے اور ہماری نسل در نسل کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے، اسکا کامل اطاعت گزار بنائے اور ایم ٹی اے سے وابستگی کے نتیجے میں تمام برکات سے حصہ لینے والا بنائے۔ آمین

میری زندگی میں خلافت کی برکات

حرا آفتاب_____پیس ویلج سنٹر ویسٹ

اس دنیامیں جماعت احمدیہ ایک ایسی واحد جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے خلافت کی برکت سے وابستہ رکھا ہے آج اگر ہمیں کامیاب زندگیاں گزارنی ہیں تو ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے جڑے رہنے کے لیے کر خلافت سے وابستہ رہنا ہو گا۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کریں گے اسی میں ہمارے گھروں کا سکون چھپا ہے ۔یہ میرا ایمان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں مَیں نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ سب صرف اور صرف خدا کا فضل اور خلافت کی برکات ہی سے حاصل کیا ہے۔ الحمدللہ۔

آج جب ماضی کی پرچھائیوں میں دیکھتی ہوں تو خلافت کی برکات سے اپنی زندگی پُر دیکھتی ہوں۔ آج اگر میں احمدی ہوں تو یہ خلافت کی برکات سے ہی ممکن ہوا ہے۔

2006ء میں جب قرآن وحدیث نے مجھ پر واضح کر دیا کہ احمدیت ہی درحقیقت وہ سچا مذہب ہے جس کی مجھے جستجو تھی ۔تب میں نے جماعت احمدیہ لاہور پاکستان سے رابطہ کیا کہ مجھے بیعت فارم بھجوائیں تاکہ میں فارم پر دستخط کر کے باقاعدہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جاؤں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام مسیحِ وقت کو پہنچادوں۔

اُس وقت پاکستان کے حالات کی وجہ سے خدشہ تھا کہ اکیلی لڑکی نے بیعت فارم پُر کر دیا تو اس کے گھر والے جماعت کے خلاف کاروائی کر سکتے ہیں اور یہ بات بالکل درست تھی۔ کیونکہ میرے گھر میں میرے والد صاحب اور میرے پانچ چچاؤں کا راج تھا جو سب ہی جماعت کے سخت مخالف تھے۔

بہر حال میرے اصرار پر جماعت احمدیہ لاہور نے مجھ سے بیعت فارم پُر تو کروالیا لیکن مجھے نظام جماعت میں شامل نہ کیا۔ میری بے چینی وہیں کی وہیں رہی۔ میرے سر پر جنون سوار تھا کہ کسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وہ بیعت فارم قبول ہونے کے لیے پیش ہو جائے لیکن پاکستان کی جماعت کے حالات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔ میں مسلسل حضور انور کو خطوط لکھتی رہی اور انکی دعاؤں کے سہارے زندگی بسر کرتی رہی۔ اُس وقت کے کڑے امتحان سے گزرنے کیلئے حضرت موسیٰؑ کی دعا ہر وقت، دن رات میری زبان پر جاری رہتی تھی۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ (القصص:) یعنی اے میرے خدا! میں فقیر ہوں میری اس حالت پر رحم فرما، میرا جسم تار تار ہے میری روح سجدہ ریز ہے میرا دل کانپ رہا ہے مجھے سہارا دے ورنہ میں گر جاؤں گی۔ اپنے پیارے خلیفہ کو میں ہر وقت گھریلو حالات سے آگاہ کرتی رہی۔ تب خدا تعالیٰ نے میرے پیارے حضور کی دعائیں میرے حق میں قبول فرمائیں اور میرے گھر سے ہی مجھے ایک مددگار عطا فرمایا اور میری چھوٹی بہن مہہ رُخ آفتاب پر جماعت احمدیہ کی سچائی کھول دی۔ اب وہ بھی بیعت کرنے کا انتظار بڑی بے چینی سے کرنے لگی لیکن جماعت کو وہی خطرہ نظر آرہا تھا کہ دو کمزور اور اکیلی لڑکیاں اگر بیعت کر بھی لیں تو گھر والے ان کو بیعت پر قائم کیسے رہنے دیں گے۔

خدا کا نام لے کر ایک بار پھر میری بہن نے حضور انور کی خدمت میں درد بھرا خط لکھا کہ حضور ہمیں یہ معلوم نہیں کہ ہمارے گھر والے آئندہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ جس طرح اُنکے مظالم دن بدن بڑھ رہے ہیں ہم نہیں جانتیں کہ ہم زندہ بھی رہیں گی یا نہیں لیکن ہم نے اس زمانہ کے امام کو مان لیا ہے اور اب آپ ہماری بیعت خود اس خط کے ذریعے قبول فرمائیں۔

خدا کے فضل سے یہ خط حضور کی خدمت میں پیش ہُوا اور انہوں نے محض ازراہِ شفقت فوری طور پر ایک خاص کمیٹی تشکیل دی اور چار مربیان سلسلہ کو ہمارا کیس سونپا۔ اُس دن سے ہماری زندگیاں بدل گئیں ہماری بیعت قبول ہو گئی۔ گھر والوں کے مظالم کے سامنے ہماری ہمتیں اور حوصلے ایسے بلند ہو گئے کہ ان کا اور ان کے ساتھ ملے مولویوں کا ہر وار ہم پر جو ہوتا وہ خالی جاتا اور ہم وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْن کے نظارے دیکھنے لگیں۔

یہاں تک کہ دسمبر 2010ء میں حضور انور کی رہنمائی میں ہم دونوں بہنیں اپنے وطن پاکستان کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہتے ہوئے سب دکھ اور تکالیف پیچھے چھوڑ آئیں اور اپنی نئی، خوشحال زندگیاں احمدی ماحول میں بحرین میں شروع کیں۔

خلافت کی ہی برکتوں کا نتیجہ ہے کہ آج میری دونوں بیٹیاں وقف نو کی مبارک سکیم میں شامل ہیں۔ آج میری والدہ بھی احمدیت کے سائے میں آچکی ہیں۔ اب میری یہ دعا ہے کہ میری بچیوں کے دل میں بھی خدا خلافت کی محبت کو اُسی طرح یقین و ایمان سے بھر دے اور ان کو دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے اور وہ ہمیشہ خلافت سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن رہیں۔ آمین۔

خلافت کی اطاعت
ذاتی واقعہ

راشدہ طاہر_____ونڈسر

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے وہ خُوش نصیب جماعت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کا بابرکت نظام قائم فرمایا ہے۔ خلافت کی برکات کا ذکر قرآن مجید میں کئی جگہ ہوا ہے اور یقیناً اس کی اطاعت کرنے سے ترقیات کی نئی سے نئی راہیں کھل جاتی ہیں۔

آج میں آپ کے سامنے خلافت کی اطاعت کی برکات کا ایک ذاتی واقعہ بیان کرنا چاہتی ہوں جو میرے خاوند محترم عبدالحئی طاہر صاحب کے ساتھ پیش آیا۔ اُنہیں کی زبانی پیش کرتی ہوں۔ آپ کہتے ہیں

”میری زندگی کا نصب العین تھا کہ میں ایک سائنس دان بن کر خدمت کا موقعہ حاصل کروں۔ چنانچہ ایم ایس سی فزکس کرنے کے بعد پاکستان اٹامک انرجی کمیشن میں ایک بہت مشکل امتحان پاس کرنے کے بعد مَیں چُن لیا گیا۔ پھر ماسٹر زاِن نیوکلیئر انرجی کروائے جانے کے بعد ایک سائنسی افسر کے طور پر کام شروع کرنا تھا۔ میں نے امتیازی کامیابی کے ساتھ یہ امتحان بھی پاس کر لیا لیکن 1979ء میں ضیاء الحق کے دور میں پاسنگ آؤٹ ceremony کے موقعہ پر 19 میں سے 17 لوگوں کو نوکری کی پیش کش کی گئی۔ جبکہ دو احمدی نوجوانوں کو جن میں ایک مَیں تھا نوکری دیئے جانے سے انکار کر دیا گیا۔ یہ وقت ہم دونوں کیلئے بہت مشکل اور تکلیف دِہ تھا۔ ہم نے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ ہماری راہنمائی فرمائیں۔ ازراہِ شفقت انہوں نے نہایت محبت سے نصیحت فرمائی کہ آپ لوگ ہائی کورٹ میں اس فیصلہ کے خلاف اپیل کریں۔ ہم نے ایسا ہی کیا مگر متعصب جج کا فیصلہ یہ آیا کہ ان دو احمدی نوجوانوں کو سیکیورٹی رسک قرار دیا جائے۔ اس فیصلہ کو سُن کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت فرمائی کہ فوری طور پر ملک چھوڑ دیں اور اُس کا انتظام بھی فرمایا۔ اس وقت بوڑھی اور ضعیف والدہ کو اکیلئے چھوڑنا میرے لئے انتہائی مشکل امر تھا۔ لیکن خلیفۂ وقت کا حکم مانتے ہوئے 1980ء میں مَیں نائیجیریا آ گیا اور اگلے 4 سال احمدیہ کمیونٹی سیکنڈری اسکول اونڈا کو establish کرنے اور وہاں خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ الحمدللہ۔

وقف کے 4 سال پورے ہونے پر 1985ء میں جرمنی آ گیا اور وہاں محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے انجینئر کی نوکری کرنے کی توفیق ملی۔ بعد میں کینیڈا آ کر بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے بغیر کسی مشکل کے اپنی فیلڈ میں نوکری حاصل ہو گئی۔ میرا یہ ایمان ہے کہ خلیفۂ وقت حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور نصیحت پر عمل کرنے کی برکت کی وجہ سے پاکستان چھوڑنے کے بعد اب تک بے کاری کا ایک دن بھی نہیں دیکھا۔ خلیفۂ وقت کے حکم پر لبیک کہا۔ بغیر سوچے سمجھے عمل کیا۔ یہ اُس اطاعت ہی کی برکتیں ہیں جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ہر لمحہ اپنے فضائل سے نوازا۔ الحمدللہ۔“

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق دے کہ ہم دل و جان سے خلافت سے وابستہ رہیں اور اس بابرکت نظام کے ساتھ اپنے تعلق اور عقیدت کو مضبوط تر کرتے چلے جائیں۔ آمین۔

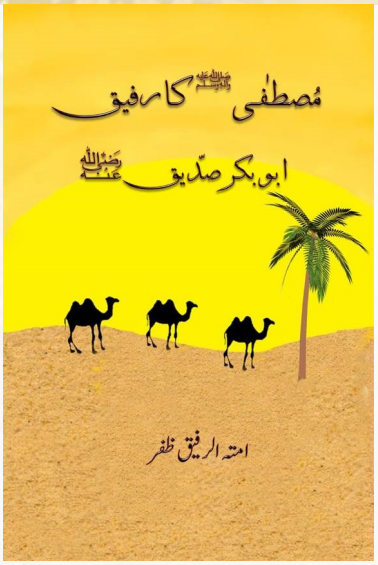

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی سیرت کے حوالے سے درج بالا سرِورق والی کتاب مکرمہ امتہ الرفیق ظفر صاحبہ کی تحریر کردہ ”**مصطفیٰ کا رفیق**“ کے عنوان سے چند ماہ قبل شائع ہوئی ہے۔

مصنفہ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی عظیم الشان سیرت اور آپکی آنحضرتؐ سے بے لوث محبت اور دوستی کے حوالے یہ کتاب بہت محنت اور ایک طویل، مفصل تحقیق کے بعد تیار کی ہے۔ اس میں حضرت ابو بکرؓ کی سیرت کے متعدد پہلوؤں پر تاریخی اعتبار سے روشنی ڈالی گئی ہے اور ایک معیّن ترتیب کے ساتھ واقعات اور بیش قیمت مضامین کو بیان کیا گیا ہے۔ جو علم میں اضافے کے لیے نیز اپنی ذات میں نیک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لیئے ایک نایاب جوہر ہیں۔ اسی طرح آپؓ کے خاندان، آپ کے اہل اور اولاد کے متعلق بھی تفصیلی ذکر موجود ہے۔

یہاں مثال کے طور پر آپ کی سیرت کا ایک واقعہ پیش ہے۔

”جب آپ کوئی سرسبز درخت دیکھتے تو فرماتے۔ کاش! میں درخت ہی ہوتا کہ عاقبت (آخرت کے انجام) کے بعد جھگڑوں سے چھوٹ جاتا“۔

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 312)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت اعلیٰ پیرایہ میں حضرت ابو بکرؓ کی آنحضرتؐ سے دوستی، وفا اور محبت کا ذکر فرماتے ہیں۔

وَاِنِّیْ اَرَی الصِّدِّیْقِ کَالشَّمْسِ فِی الضُّحٰی
مَاْثِرُہٗ مَقْبُوْلَۃٌ عِنْدَ ھُوْجِرِ

میں (ابو بکر) صدّیقؓ کو چاشت کے سورج کی طرح پاتا ہوں۔ آپؓ کے مناقب و اخلاق ایک روشن خمیر انسان کی نگاہ میں مقبول ہیں۔ (سرّ الخلافہ اُردو ترجمہ صفحہ 183)

اس کتاب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی سیرت کے ایسے ایسے خوبصورت رنگ بکھرے ہوئے ہیں کہ دل ہر ایک خوبی اپنانے کے لئے تمنا کرتا ہے۔ اُمید ہے کہ آپ سب اس کتاب سے فیض یاب ہونے کے لیئے جلد از جلد اس کو اپنی لائبریری کا حصہ بنانا چاہیں گی۔ انشاء اللہ۔

رپورٹ مشاعرہ لجنہ اماء اللہ احمدیہ ابوڈ آف پیس

شعبہ اشاعت

مؤرخہ 18 جنوری 2020 بروز ہفتہ شدید سردی اور طوفانِ بادوباراں کے باوجود محفلِ مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا۔ احمدیہ ابوڈ آپیس کی بلڈنگ کی بہت سی برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ کوئی بھی موسم پروگرام کی کامیابی میں مُخل نہیں ہو سکتا یُوں اگرچہ ہمارے معزز مہمان جنہیں کچھ سفر کر کے آنا تھا، موسم کی خرابی کے باعث اُن میں سے صرف چند ہی شامل ہو سکے۔ اس خوبصورت محفل کی رونق بڑھانے کے لیئے سیکرٹری صاحبہ صنعت و دستکاری نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر ملٹی پرپز ہال کو نہایت خوبصورتی سے سجایا اور اسی سے مطابقت رکھتے ہوئے تمام بہنوں اور بچیوں نے بے حد شاندار لباس زیبِ تن کیئے اور عید کا سا سماں باندھ دیا۔

تلاوتِ قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا جس کے بعد حسبِ روایت حمدیہ اور نعتیہ کلام سے مشاعرہ کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ مشاعرہ کے پہلے حصہ کی میزبانی کے فرائض مکرمہ ثمینہ طاہر صاحبہ نے انجام دیئے اور خوبصورتی سے مہمانانِ گرامی کا تعارف پیش کرتے ہوئے اُنہیں اسٹیج پر دعوت دی۔ یُوں پہلے حصہ کی میر مشاعرہ مکرمہ آنسہ شرما صاحبہ تھیں اور مہمانِ خصوصی مکرمہ امتہ الرؤف صاحبہ ریجنل صدر لجنہ ٹورانٹو ویسٹ امارت تھیں۔

سب سے پہلے آنسہ شرما صاحبہ نے حمدیہ کلام پیش کیا۔

؎ حمدِ حقیقی رحمتِ باری کا ہی مینہ برساتی ہے

اسکے بعد نرگس مجوکہ صاحبہ نے نعت پیش کی۔

؎ شجر جھومے لہر اُٹھی اَبر برسا بہار آئی

پھر مبشرہ رحمٰن صاحبہ نے حمدیہ کلام پڑھا

؎ راز کی بات کہوں اُس سے جو افشانہ کرے

اس کے بعد امتہ الستار صاحبہ نے خلافت کے حوالے سے نظم پڑھی۔

؎ نظامِ خلافت ہے اِک آسمانی نظام

امتہ القیوم اعجاز صاحبہ نے خلافت سے عشق کے بارے میں اپنی نظم نہایت خوبصورت ترنم کے ساتھ پیش کی۔ پھر صوحٰی کلبونی صاحبہ نے عربی کلام پیش کیا جو کہ خلافت کے بارے میں تھا۔ اس شعری نشست کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہوئے میزبان ثمینہ طاہر صاحبہ نے بہت ہی خوبصورت طرز پر خلافتِ راشدہ کے بعد سے لے کر حضرت مسیح موعودؑ کے دور تک کے حالات کو ''شاہنامہ'' کے طور پر پیش کیا جس کا ایک شعر یہ تھا؎ عرش نظارہ بجتا ہے اور برج ثریا سجتا ہے، غلام احمد آتا ہے پیغام صلح لاتا ہے

وقفے کے بعد پروگرام کے طربیہ حصے کا آغاز ہوا جو کہ متفرق نظموں اور غزلوں پر مشتمل تھا جس کی میزبانی محترمہ امتہ القیوم اعجاز صاحبہ نے کی۔ انہوں نے سب سے پہلے میرِ مشاعرہ مکرمہ بشریٰ ملک صاحبہ اور مہمانانِ خصوصی مکرمہ نصرت داؤد صاحبہ جو کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی نواسی ہیں اور مکرمہ آصفہ اسلم صاحبہ کو اسٹیج پر مدعو کیا۔ اس کے بعد انہوں نے مشاعرہ کی کچھ تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے اُردو زبان کی اہمیت کے بارے میں بتایا جس کے بعد درج ذیل ترتیب سے شاعرات نے اپنا کلام پیش کیا۔

میر مشاعرہ بشریٰ ملک صاحبہ نے ترنم سے جو نظم پڑھی اُسکا پہلا شعر کچھ اس طرح تھا۔

؎ تیرے آنے سے پہلے میرے گھر میں بہار آئی ہے۔

پھر شگفتہ مجید صاحبہ نے نظم پڑھی چلو شمعِ محبت کریں روشن دِلوں کو نُور کر لیں۔ اس کے بعد بہت ہی متاثر کُن انداز میں آنسہ شرما صاحبہ نے اپنا کلام پڑھا۔

''بیٹیاں بھی عجیب ہوتی ہیں رحمتوں کی نوید ہوتی ہیں''

اسی طرز کو آگے بڑھاتے ہوئے نرگس مجوکہ صاحبہ نے بھی بیٹی کے بارے میں نظم پڑھی۔

؎ تجھ سے رونق میرے گھر کی تھی، میرے آنگن کی خوشیاں تیرے دم سی تھیں

اسکے بعد محفل کا رنگ بدلنے کے لیئے امتہ القیوم اعجاز صاحبہ نے

؎ موسم ہے شاعرانہ، کے عنوان سے نظم پڑھ کر مشاعرہ کا نہایت بارونق سماں باندھ دیا

۔ جس کے بعد نصرت بھٹی صاحبہ نے نظم پیش کی۔

؎ اے خدا ظلمات کے ساگر کو تُو اب نُور دے

شوخ لہروں کو سکُوں دے ہاں سکُوں دے آج تُو

پھر امتہ الستار صاحبہ نے مزاحیہ نظم ہماری احمدیہ بلڈنگ کے حوالے سے پڑھی

مبارکہ منان صاحبہ نے ایک تخیل سے بھرپور پنجابی نظم

؎ 'جنگ بیتی نہیں اے قصہ اے حدیثی داقصہ کی سُناواں میں اُس رات دا' پڑھی

بشریٰ ناصر صاحبہ نے اپنے خیالات کو نہایت خوبصورت رُوپ میں ڈھالتے ہوئے پہلی کوشش کے طور پر جو نظم پیش کی اُس سے اُنہیں ڈھیروں داد وصول ہوئی۔ اس نظم کا عنوان تھا میاں صاحب

اسی تسلسل کو آگے بڑھاتے ہوئے امتہ القیوم اعجاز صاحبہ نے ایک حقیقی واقعہ پیش کرتے ہوئے اپنی ایک مزاحیہ نظم پیش کی؎ اِک تیر ااو کے سُن کر دل ہی تم کو دے دیا

جس کے بعد ثمینہ طاہر صاحبہ نے ہر گھریلو عورت کی روزمرہ زندگی کے حوالے سے نظم بعنوان ''شہزادی'' پڑھی جس کا ایک بہت ہی پیارا شعر یہ تھا کہ گھر جو جنت بنانے ھیں مل جل کر فرض نبھانے ہیں۔

آنسہ شرما صاحبہ نے ایک اور خوبصورت نظم پیش کی جس کا پہلا مصرعہ تھا۔

''مجھے زندگی بھلادے مجھے ہر خوشی دغادے

مَیں جہاں سے تنگ ہوں اب میرے اَور ہیں ارادے''

پھر خاکسار نے پہلی بار کوشش کرتے ہوئے ماں کے حوالے سے ایک پنجابی نظم ترنم سے پڑھی جس کو سُننے والوں نے خوب داد دی۔ اور محفل کو بہت اعلیٰ ذوق کے ساتھ مکمل کرتے ہوئے بشریٰ ملک صاحبہ نے ماں کے حوالے سے بے حد خوبصورت نظم ترنم سے پیش کی۔ جس کی آواز آج بھی کانوں میں گونجتی ہے۔

خودسری اُس کی نگاہوں سے گرادیتی ہے

عاجزی بشر کے رُتبے کو بڑھادیتی ہے

اُردو ادب سے تو سامعات محظوظ ہو ہی رہی تھیں لیکن نئی پود کے ذوق کی پذیرائی کے لیئے بچیوں کو انگریزی کلام پیش کرنے کا موقع دیا گیا جس میں دانیہ ناصر صاحبہ نے ماں کے عنوان پر ، صوفیہ بصالت صاحبہ نے اپنے دادا کے حوالے سے اور زجاجہ احمد صاحبہ نے اس دنیا اور اسکے مستقبل کے بارے میں اپنی بہت ہی پیاری نظمیں پڑھیں۔

مشاعرے کی شان تمام شاعرات کے ادبی ذوق کے باعث بلند و بالا رہی لیکن محفل کی رونق کو گرمائے رکھنے کے لیئے امتہ القیوم اعجاز صاحبہ نے کچھ کھنکتے لطائف بھی پیش کیے اور ہر شاعرہ کی آمد سے قبل اُن کے بارے میں اُن کی شخصیت کے حوالے سے اشعار بھی پڑھے۔ کچھ شاعرات نے پہلی کوشش کی تھی، اُنہوں نے بہت حوصلہ افزائی پائی، داد وصول کی اور دیگر تمام شاعرات نے بھی بہت بار مقرر مقرر سُنتے ہوئے اپنی نظموں سے محفل کا دل جیت لیا۔ یُوں 13 لوکل شاعرات اور 3 مہمان شاعرات کے کلام سے ممبرات محظوظ ہوئیں۔ بالآخر محبتوں کے تمام دائرے سمیٹتے ہوئے اس نہایت لطف اندوز محفل کا اختتام ہوا۔

مشاعرے کے دوسرے حصہ کے آغاز سے قبل تمام مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا اور دورانِ محفل سونف اور کشمیری چائے کا دور چلتا رہا۔ سردی کے ان عروج کے دنوں میں اس انتہائی بارونق پروگرام کے دن موسم نے ساتھ نہ دینے کا فیصلہ کیا لیکن پھر بھی چند مہمان خواتین اپنے ذوق کو پیش کرنے کے لئے اس پروگرام کی رونق بنیں اور یہ زعفرانی شام اپنا رنگ بکھیر کر سب کے دلوں میں خوشی کی لہر پیدا کر گئی۔

میاں صاحب

بشریٰ ناصر _____ احمدیہ ابوڈ آف پیس

اِک دن ساں میں گھر وچ کلّی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بلکل کلّی۔۔۔ کلّم کلّی

میاں صاحب مسیتے گئے سَن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بچے حالاں ستّے پے سَن

گلّاں کرَن تُوں جی لَبھ دِی ساں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نال میں خورے کی لبھ دی ساں

سوچیا اَج کسے وَل جاواں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یا کسے نوں گھر بُلاواں

چار چوفیرے نظر دوڑائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شیشے وَل اِک جھاتی پائی

سوچیا ۔بَن گیا کم اَو بلّی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شیشے نال اِی لگ پَوگلیں

آکھیا شیشیا۔ کم اِک کرَوے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری مشکل۔ نوُں کم کروے

سوں تینوں اُس سوہنے رب دی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آکھیں صاف تے اللہ لگ دی

لکھاں لوک تُوں ہَو سن ویکھے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گورے کالے۔ سوہنے۔ کوجھے

میں تینوں کِدّاں دی لگ دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رب دی کریں۔ کرِیں نہ جگ دی

شیشے آکھیا جھوٹ نہیں کہندا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سچ بولاں تے بھرم نہیں رہندا

لکھاں لوک میں تک بیٹھاں واں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہُن تے اِکا اِی اَک بھیٹھا واں

تیری تے ہے گل نرالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بدن جیویں بُھلاں دی ڈالی

اَکھاں مست نشے دے پیالے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہونٹ کٹورے پھُلاں والے

وال۔ جیوَیں گھنگور گھٹاواں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دل کرے بس تکدا اِی جاواں

مُنہ توں تیرے بُھل نے ڈُل دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاسے نال ملِن بلبل دے

میں کہیا شیشیا۔۔جان دے اڑیا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساہ وِچ ساہ تے آن دے اڑیا

سمجھ گئی میں۔ جان گئی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تُوں سچا۔ پہچان گئی میں

ہور۔ اِک کم کریں تے جاناں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میاں صاحب منن تے جاناں

شیشے ۔ہس کے آکھیا۔ پہناں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہر اِک اپنی قبرے پیناں

میں بے جان۔ نکی۔ ہستی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں تیری تعریف نہیں کیتی

تیرے چنگے لیکھ نِیں اڑیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بجھے مُڑکے وَیکھ نِی اڑیے

تیرے پیچھے اوہ ہستی اے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس دے دل وِچ تُوں وَسدی ایں

میں تے سَن بس ہونٹ ہلائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لفظ تے میاں صاحب نے پائے

میاں صاحب تے گھر وچ اِی سَن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تُوں سمجھی مسیتے گئے سن

میرے پیارے والد محترم

سعدیہ ثروت۔۔۔بریمپٹن کیسل مور

میرے عزیز از جان ابو جان مکرم ظہور احمد صاحب آف واہ کینٹ 23 مئی 2017 کو ایک بھرپور مثالی زندگی گزار کر 86 سال کی عمر میں اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپکی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں 24 مئی 2017 کو ہوئی۔ مؤرخہ 3 جون 2017 کو پیارے حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ غائب پڑھائی اور ان الفاظ میں ان کا تعارف ہوا۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت نظام الدین صاحب کے بیٹے اور مکرم حاجی منظور احمد صاحب درویش قادیان کے بھائی تھے۔ آپ کو فرقان فورس میں بھی خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔ وہاں سے آپ نے میڈل بھی حاصل کیا۔ واہ کینٹ میں لمبا عرصہ جنرل سیکرٹری کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ واہ کینٹ میں جب تک مسجد تعمیر نہیں ہوئی تو نماز جمعہ آپ کے گھر پر ہی ادا کی جاتی تھی۔ بعد ازاں واہ کینٹ کی مسجد آپ کی نگرانی میں تعمیر ہوئی۔ اس کے لئے آپ وقار عمل میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ 1974 کے پر آشوب حالات میں آپ کے گھر پر کئی بار حملہ ہوا۔ آپ نمازوں کے پابند، قرآن کریم کے عاشق، بڑے حلیم الطبع انسان تھے۔ بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور ان کی بہت اچھی تربیت کی۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

ابو جان 22 اکتوبر 1931 کو چانگریاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ تعلیم الاسلام کالج لاہور اور مرے کالج سیالکوٹ کے فارغ التحصیل تھے۔ بعد ازاں ملازمت کے سلسلے میں واہ کینٹ آئے اور پھر واہ کو ہی اپنا مستقل گھر بنا لیا آپ کی شادی 1959 میں میری والدہ مکرمہ نصرت جہاں بیگم سے ہوئی۔ جو قاضی محمد منیر مرحوم آف کوروالی ضلع سیالکوٹ کی بیٹی اور قاضی محمد نذیر لائلپوری مرحوم کی بھتیجی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ میری امی کے ساتھ آپ کی بے پناہ انڈرسٹینڈنگ تھی۔ نہ صرف اپنے والدین اور بہن بھائی بلکہ اپنی اہلیہ کے عزیز و اقارب سے بھی انتہائی پیار اور احترام کا تعلق رکھا۔

میرے شفیق ابو جان کے بارے میں مجھے یاد نہیں کہ کبھی ہاتھ اٹھانا تو درکنار کبھی اونچی آواز سے بھی ڈانٹا ہو لیکن بہت تاکید کے ساتھ ہمیں نماز، روزہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ عربی گرائمر اور قوائد اور ترجمہ و تفسیر کا بہت علم رکھتے تھے۔ اور اس علم کو جس حد تک ممکن تھا ہم بہن بھائیوں میں بھی منتقل کیا۔ شعر و شاعری اور نثر سے بھی شغف تھا۔ تقریری مقابلوں میں حصہ لیتے اور تقاریر لکھنے میں کمال حاصل تھا۔

آخری سال تک انصاراللہ کے علمی امتحان میں شامل ہوئے۔ آپ کی وفات کے بعد سند گھر آئی تو آپ کے 96 نمبر تھے۔ سیر و سیاحت اور فوٹو گرافی کے شوقین تھے۔ اپنے شوق سے اپنا گھر خود ڈیزائن کیا اور تعمیر کروایا۔ وہ انتہائی وفادار، قانون کا پاس رکھنے والے اور محب وطن شہری تھے۔ خدا نے انہیں فرقان فورس میں باقاعدہ حصہ لینے کی توفیق دی۔ میڈل بھی ملا اور یوں وہ سولین (Civilian) ہونے کے باوجود مجاہد اور غازی بھی کہلائے۔

آپ اپنے والدین کے سب سے چھوٹے ہونہار بیٹے تھے۔ محض اپنے شوق سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور اعلیٰ سرکاری ملازمت کی لیکن دنیاداری میں پڑ کر دین کو کبھی نہ بھولے۔ بلکہ دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھنے کی مثال قائم کی۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ آگے بڑھ کر دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھا اپنے دوستوں کے ساتھ بھرپور پیار اور خلوص کا تعلق تھا۔ ابو جان کی وفات پر ان کے ایک دیرینہ دوست کی بیٹی نے مجھے یہ الفاظ کہے کہ انکل صحیح معنوں میں میرے والد کے سچے دوست تھے۔ اپنے عزیز و اقارب کا بہت خیال رکھتے عیدوں کے موقع پر رقم یا تحائف بھجواتے اور ملاقات کا بھی اکثر و بیشتر اہتمام کرتے۔ خاندان کے معلمین بچوں کا بھی خاص خیال رکھتے۔

اپنے بچوں کے رشتے کرتے وقت خاص طور پر اپنے داماد کے انتخاب میں اس چیز کو مقدم رکھا کہ جماعت سے گہرا تعلق ہو۔ میرے میاں اور میرے بچوں کی جماعتی خدمات کے بارے میں پتہ چلتا تو بے حد خوشی کا اظہار کرتے۔ میرے شوہر نے ایک بار ابو جان کو جائے نماز بھجوایا جس پر پیارے حضور حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھی تھی اور ایک بار جناح کیپ بھجوائی جس پر حضور نے دعا کی تھی۔ دونوں مرتبہ بہت خوشی کا اظہار کیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک تبرک دیا جو انہیں ان کے ایک دوست کے توسط سے ملا تھا۔

ابو جان کو خلافت سے سچا عشق تھا اور ان کی زندگی کا اولین مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت اور اسکے بعد جماعت کی خدمت تھا۔ آپ صبر و حوصلہ اور جوانمردی کا پیکر تھے

معلوماتی صفحہ

تیار کردہ: طاہرہ نسیم۔۔۔۔۔ریکسڈیل ساؤتھ

شگفتہ شگفتہ

مرد کہتے ہیں

- تاریخ گواہ ہے جب بھی عورت صفائی کرتے ہوئے تھکتی ہے تو خاوند کی طبیعت بھی ضرور صاف کرتی ہے۔

عورت کہتی ہے

- تاریخ گواہ ہے کہ مرد کی ہنسی کو سٹاپ لگوانا ہے تو فون کا پاس ورڈ مانگ لیں۔

مرد کہتے ہیں

- عورت میں ڈٹے رہنے کی بڑی قوت ہے خاص طور پر جب وہ غلطی پر ہو۔

عورتیں کہتی ہیں

- میری بھابیاں کتنی خوش قسمت ہیں۔۔۔۔۔
- ایک میں ہوں بے چاری۔۔۔۔۔

ماں کہتی ہے۔

- بچہ کتنا بھی بڑا ہو جائے۔۔۔میرے لیئے بچہ ہی رہے گا۔

باپ کہتا ہے

- عمر کے ساتھ ساتھ ذمہ داریاں کم نہیں زیادہ ہو گئی ہیں۔

بہن کہتی ہے۔

- میری بہن جیسا رشتہ دُنیا میں کوئی نہیں ہے۔

طب کی دنیا کے معروف حکیم محمد سعید (ہمدرد) کی کچھ باتیں صحت مند زندگی کے حوالے سے پیش خدمت ہیں:

1۔نہاتے وقت ہمیشہ اپنے پاؤں سب سے پہلے ٹھنڈے پانی سے دھوئیں۔خاص طور پر سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے پاؤں دھونے سے نزلہ زکام نہیں ہوتا۔

2۔ایک ناشتہ۔۔۔ایک کھانا کافی۔باقی سب اضافی۔بسیار خوری سب بیماریوں کی جڑ ہے۔

3۔نمکین اور میٹھا کھانا کبھی بھی اکٹھا نہ کھائیں۔مثلاً زردہ پلاؤ مکس کر کے کھانا۔یہ معدہ میں فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں۔

4۔گرما گرم پلاؤ کے اوپر دہی کا رائتہ ڈال کر کھانا بھی انتہائی خراب عادت ہے۔دہی پھٹ کر معدے میں بیماری کا باعث بنتا ہے۔

5۔دودھ پینے کے بعد کبھی بھی ترش یعنی کھٹی شے مثلاً اچار۔سرکہ۔انگور۔مالٹا مت کھائیں۔برص یعنی پھلبہری کا خدشہ ہو سکتا ہے۔

6۔تین چار قسم کے گوشت مثلاً مٹن۔بیف۔چکن اور مچھلی کبھی بھی ایک ساتھ نہ کھائیں جیسا کہ آج کل دعوتوں میں عام ہوتا ہے۔یہ سارے گوشت ایک ساتھ معدے میں اکٹھے ہو کر ایک خاص جرثومہ پیدا کرتے ہیں جو برص یا پھلبہری کا باعث بن سکتا ہے۔

دو انتہائی شدید حادثات اور بیماری سے اللہ نے آپ کو دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔آخری بیماری کا بہت حوصلے سے مقابلہ کیا۔کبھی ناشکری کا کلمہ زبان پر نہ لائے۔مجھے یاد نہیں کہ میرے طبیعت پوچھنے پر کبھی یہ کہا ہو کہ مجھے تکلیف ہے بلکہ یہی کہا کہ الحمدللہ میں بالکل ٹھیک ہوں اللہ کا شکر ہے بیٹے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں محتاجی سے بچایا۔انتہائی شفقت اور رحم کا سلوک کرتے ہوئے سوتے میں ہی اپنے حضور بلا لیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ میری امی جان، بھائیوں اور بھابیوں کو جزائے خیر دے جو ان کے پاس تھے اور جنھیں اس برگزیدہ شخصیت کی خدمت کا موقع بھی ملا۔میں ان سب عزیز و اقربا کی ممنون ہوں جنہوں نے دیار غیر میں میرے پاس آ کر میرا دکھ بٹایا۔خدا تعالیٰ ہمیں ان کی نیکیوں سے حصہ پانے کی توفیق دے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔آمین۔

کھانسی کے لیئے نسخہ

امتہ المنان۔۔۔۔پیس ویلج ویسٹ

اجزاء: ادرک۔گُڑ۔اجوائن اور ہلدی (1/2 چائے کا چمچ)

طریق: ادرک اور گُڑ مقدار میں ایک جتنا لے لیں۔ادرک کو کدوکش کر کے اس کا جوس نکال لیں۔ایک چھوٹے ساس پین میں گُڑ اور ادرک کا جوس ڈال کر چولہے پر رکھ دیں اور وقفہ وقفہ سے چمچ چلاتی رہیں۔جب گڑ اچھی طرح پگھل جائے تو اس میں اجوائن اور ہلدی ملا دیں اور مزید پانچ منٹ تک پکنے دیں۔جب گاڑھا ہو جائے تو چولہے سے اُتار کر ٹھنڈا ہونے پر کسی شیشے کی بوتل میں نکال لیں۔صبح شام ایک چمچ اس شربت کا استعمال کریں۔کوشش کریں کہ اس کو پینے کے بعد پانی نہ پیئیں۔

گُڑ میں آئرن ہوتا ہے اور اجوائن اور ہلدی کھانسی کو دور کرنے میں مدد کرتی ہیں۔اگر مسلسل استعمال کریں تو اس نسخہ سے پرانی کھانسی کو بھی ختم ہونے میں مدد ملتی ہے۔

صفحہ تیار کردہ: طاہرہ نسیم۔۔۔۔۔۔ریکسڈیل ساؤتھ

صفحۂ ناصرات

پیاری بچیو!

آج کل کروناوائرس کی بیماری کے باعث پھیلنے والی وباء کی وجہ سے ایک دو اصطلاح آپ بہت سن رہی ہیں۔ سیلف آئسولیشن اور سوشل ڈسٹنس رکھنا۔ یہ ساری احتیاطیں تو آج کل پھیلی بیماری جو کہ ایک جسمانی بیماری ہے کو روکنے کیلئے ہیں۔ لیکن کیا آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے پیارے مذہب اسلام جو کہ عین فطرت پر قائم دین ہے میں بھی سیلف آئسولیشن کا تصور ہے جو کہ روحانی بیماریوں کو دُور کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور اُسکی سب سے بڑی مثال اعتکاف ہے۔

اعتکاف روزوں میں ادا کی جانے والی عبادت ہے جس کے لغوی معنی کسی جگہ بند ہونے یا ٹھہرے رہنے کے ہیں۔ اسلامی لحاظ سے عبادت کی نیت سے روزہ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔ اگرچہ اعتکاف کیلئے کوئی معیاد مقرر نہیں لیکن سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ کم از کم دس دن کا اعتکاف ہو۔ اس لئے تمام مسلمان آخری دس روزوں میں اعتکاف کے لیئے مسجد یا گھر میں تنہائی میں بیٹھتے ہیں۔

اِس دوران روزہ دار ہر قسم کی سوشل لائف (میل ملاپ) سے کٹ کر صرف خدا تعالیٰ کی شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور عید کا چاند نظر آنے پر اپنا اعتکاف ختم کرتے ہیں۔

مردوں کیلئے مسجد جبکہ عورتوں کیلئے مسجد یا گھر جہاں بھی بہتر سہولت موجود ہو اعتکاف کے لیئے بیٹھا جا سکتا ہے۔ اعتکاف کیلئے روزہ دار ہونا ضروری ہے۔ اگر آپ روزے رکھ سکتی ہیں تو اس سال اعتکاف پر بیٹھ کر سیلف آئسولیشن کے ایک نئے اور انوکھے پہلو سے لطف اندوز ہوں۔

مشکل الفاظ کے معنی	
شب و روز	دن رات
وباء	بیماری
میعاد	حد
نیت	ارادہ
اصطلاح	خاص الفاظ

مندرجہ بالا دائرے میں لکھے ہوئے حروف جوڑ کر 14 نام بنائیں

مندرجہ ذیل فارمولے استعمال کر کے آپ کچن میں کیا تیار کر سکتی ہیں:

$NaHCo_3$ $C_{12}H_{22}O_{11}$ $C_6H_8N_2O_4$ $C_6H_{10}O_5$

H_2O Butter

کیا آپ جانتی ہیں کہ؟

-ہماری زمین جیسا کہ کہا جاتا ہے بالکل گول نہیں بلکہ تھوڑی چپٹی ہے۔ یہ equater پر کشش ثقل کی وجہ سے اندر کو دھنسی ہوئی ہے۔

-زمین تقریباً 4.54 بلین سال پرانی ہے۔

-زمین پر سب سے گرم جگہ العزیزیہ، لیبیا میں ہے جہاں درجہ حرارت 57.8 تک جاتا ہے۔

-سب سے زیادہ ٹھنڈ ''واسٹاک سٹیشن'' رُوس میں پڑتی ہے جہاں درجہ حرارت 89.2- ریکارڈ کیا گیا ہے

-انٹارٹکا میں ساری زمین کا ٪70 تازہ پانی اور ٪90 برف ہے۔ حالانکہ یہ سائز میں پانچویں نمبر پر آنے والا براعظم ہے۔

-اگرچہ یہ کہا جاتا ہے کہ ماؤنٹ ایورسٹ (نیپال) دنیا کا سب سے بلند پہاڑ ہے لیکن اگر سطح سمندر کی تہہ سے ناپا جائے تو mauna kea (ہوائی میں) اس سے بڑا پہاڑ ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۵﴾

'Our Lord, grant us of our wives and children the delight of our eyes, and make us a model for the righteous.

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِی

Nikah is my Sunnat

نکاح میری سنت ہے

Looking for a Rishta?

کیا آپ رشتہ کی تلاش میں ہیں ؟

We can help!

Department of Rishta Nata is here to help you find a suitable match. Contact us or visit our website to submit your application.

شعبہ رشتہ ناطہ آپکی مدد کر سکتا ہے

آج ہی رشتہ ناطہ کی ویب سائیٹ پر اپنے

کوائف کا اندراج کریں۔

Our website is:

~SIMPLE ~SECURE ~CONFIDENTIAL

For more information please contact us.

info@rishtanata.ca

1-855-5RISHTA(74-7482)

WWW.RISHTANATA.CA

IMPORTANT TAJNEED CHANGES

If you have recently moved, please provide us with your new address.

Please complete this link to update your address with Jama'at:

https://www.ahmadiyya.ca/form/request-change-address

If your phone number or email has changed, please provide us with your new details at:

https://www.ahmadiyya.ca/member/update-email-phone

If you have recently had a baby, please register your newborn online to receive their Tajnid member code:

https://www.ahmadiyya.ca/member/form/new-born-registration

تجنید میں تبدیلیاں

گھر کی تبدیلی

- اگر آپ نے حال ہی میں اپنا گھر تبدیل کیا ہو۔ تو جماعت کو اپنے نئے گھر کے پتہ کے متعلق بتانے کے لیئے درج ذیل ویب لنک کے ذریعہ اطلاع دیں۔
- https://www.ahmadiyya.ca/form/request-change-address

رابطہ کی معلومات

- اگر آپ کا فون نمبر یا ای میل بدل گیا ہو تو جماعت کو اپنی نئی معلومات کے بارے میں درج ذیل ویب لنک کے ذریعہ اطلاع دیں۔
- https://www.ahmadiyya.ca/member/update-email-phone

نومولود کی رجسٹریشن

- اگر حال ہی میں آپ کے یہاں بچے کی پیدائش ہوئی ہو تو اُس کے نام کا جماعت میں اندراج کروانے کے لیئے اور نیا ممبر کوڈ لینے کے لیئے درج ذیل ویب لنک پر اطلاع دیں۔
- **https://www.ahmadiyya.ca/member/form/new-born-registration**